کرامات الاولیاء حق

مصدق این اعتقاد واجب الانقیاد کتاب فیض انتساب متضمن بعضی از خوارق عادات
قطب العالم شیخ العرب والعجم مخدوم العلما مطاع الفضلا جناب حضرت مولانا الحاج
الشاہ محمد امداد اللہ تھانوی ثم المکی قدس اللہ تعالیٰ سرہ و عم برہ الخفی والجلی

(مسمےٰ بہ)

کرامات امدادیہ

(مولفہ)

محمود خلائق کاشف اسرار و حقایق عالم باعمل فاضل اجل جناب حضرت مولانا
الحاج الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی صاحب مد فیوضہم رب المواہب حسبنا

فرمایش مولوی محمد عتیق اللہ صاحب باہتمام خاکپای انام محمد عبد الواحد غفر لہ اللہ الواحد

در مطبع انتظامی کانپور طبع شد

قیمت پختہ — ۳ ؍

کرامات اولیاء حق

مصدق این اعتقاد واجب الانقیاد کتاب فیض انتساب متضمن بعضی از خوارق عادات قطب العالم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ تھانوی ثم المکی قدس اللہ تعالیٰ سرہ وعم برہ مسمی

کرامات امدادیہ

مولفہ محمود خلائق کاشف اسرار و حقائق مخدوم العلما مطاع الفضلا جناب مولانا الحافظ الحاج القاری حضرت مولوی محمد اشرف علی صاحب مد فیوضہم رب المواہب

باہتمام خاکپای انام محمد عبد الواحد غفرلہ الواجد

در مطبع انتظامی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرامات امدادیہ

الحمد للہ الذی اید انبیاءہ بالمعجزات۔ وکرم اولیاءہ بالکرامات۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد الذی علماء امتہ کانبیاء بنی اسرائیل۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم کالسفینۃ والنجوم من تمسک واقتدی بہم اہتدی الی السبیل ومن تخلف وتعامی عنہم غرق فی بحار التضلیل۔ وضل فی بوادی التجہیل۔ وعلی اولیاءہ الذین اخرجہم من الظلمات الی النور۔ وخلع علیہم حلل الحبور والسرور۔ اللہم اجعلنا ممن یحبک ویحبہ ویحبہم ویطیعک ویطیعہ ویطیعہم ما احییتنا واذا امتنا وحین نسئل فی القبور۔ ویوم یحشر الخلق وحصل ما فی الصدور۔

اما بعد یہ چند سطرین ہین بیان مین بعض کرامات حضرت قطب العالم شیخ العرب والعجم مولانا سیدنا الحاج الحافظ الشاہ محمد امداد اللہ لا زالت شموس فیوضہم بازغۃ کے مقصود اس سے نہ حضرت مدظلہم کے کمال پر دلیل قائم کرنا ہے کیونکہ اوس ذات مقدس کے کمالات حقیقیہ کے روبرو کرامت کا ایک ادنی درجہ ہے اعلی کے روبرو ادنی سے کیا استدلال کیا جاوے اور نہ استیعاب واحاطہ کرامات کا مقصود ہے کیونکہ بعض کرامات کا تو لوگون کو علم ہی نہین ہوتا ہے۔ اور جو علم بھی ہوا

تو اول سے اگر اوس کے ضبط کا اہتمام کیا جائے تو قریب قریب اکثر کے مدون بھی ہو سکتا ہے ورنہ یکے از صد بھی جمع ہونے کی امید نہین بلکہ محض دو امر مقصود ہین ایک یہ کہ معتقدین کا دل خوش ہو اور محبت بڑھے دوسرے یہ کہ عام لوگون کو حضرت ممدوح کے کمالات پر زیادہ اطمینان ہو کیونکہ کرامات سے انکے دلون کو قرار ہوتا ہے اور حتی الامکان معتبر روایات اسمین درج کی گئی ہین محض شہرت پر اعتماد نہین کیا گیا۔ قبل شروع مقصود چند ضروری مضامین اس مبحث کے متعلق بطور مقدمہ عرض کیے جاتے ہین **مقدمہ** جاننا چاہیے کہ خلاصہ کلام محققین کا اس باب مین یہ ہے کہ کرامت اوس امر کو کہتے ہین جو کسی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی متبع کامل سے صادر ہو اور قانون عادت سے خارج ہو پس اگر وہ امر خلاف عادت نہ ہو تو کرامت نہین ہے اور جس شخص سے وہ امر صادر ہوا ہے اگر وہ کسی نبی کا متبع اپنے کو نہین کہتا وہ بھی کرامت نہین ہے جیسے جوگیون ساحرون وغیرہم سے بعض امور ایسے سرزد ہو جاتے ہین اور اگر وہ شخص مدعی اتباع کا تو ہے مگر واقع مین متبع نہین ہے خواہ اصول مین خلاف کرتا ہو جسطرح اہل بدعت۔ یا فروع مین جیسے فاسق و فاجر اوس سے بھی اگر ایسا امر صادر ہو وہ بھی کرامت نہین ہے بلکہ استدراج ہے جسکا ضرر یہ ہے کہ یہ شخص بوجہ خرق عادت اپنے کو کامل سمجھتا ہے اور اس دھوکے مین کبھی حق کے طلب کرنے اور اتباع کرنے کی کوشش نہین کرتا نعوذ باللہ کسقدر خسران عظیم ہے پس کرامت اوس وقت کہلائے گی جبکہ اوسکا محل صدور مومن متبع سنت کامل التقوی ہو۔ اب ہمارے زمانے مین جس شخص سے کوئی فعل عجیب سرزد ہو جاتا ہے اوسکو غوث و قطب قرار دیتے ہین خواہ اوس شخص کے کیسے ہی عقائد ہون اور کیسے ہی اعمال و اخلاق ہون یہ بہت بڑی غلطی ہے بزرگون نے تصریح فرمائی ہے کہ اگر کسی شخص کو ہوا مین اوڑتا ہوا یا پانی پر چلتا ہوا دیکھو مگر وہ شریعت کا پابند نہو تو اوسکو بالکل ہیچ سمجھو۔ اور جاننا چاہیے کہ کرامت کے لیے نہ اوس ولی کو اوسکا

مقدمہ در تحقیق مسائل متعلق کرامت

مسئلہ اول

مسئلہ دوم

علم ہونا ضروری ہے اور نہ اوسکے قصد کا متعلق ہونا ضروری ہے اور احیانًا علم ہوتا ہے اور
قصد نہین ہوتا اور کبھی علم وقصد دونون امر ہوتے ہین اس بنا پر کرامت کی تین قسمین ٹھرین
ایک قسم وہ جہان علم بھی ہو اور قصد بھی جیسے نیل کا جاری ہونا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے
فرمان مبارک سے اور دوسری وہ جہان علم ہو اور قصد نہو جیسے حضرت مریم علیہا السلام
کے پاس بے فصل میوون کا آجانا تیسری قسم وہ جہان نہ علم ہو نہ قصد جیسے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کا مہمانون کے ساتھ کھانا کھانا اور کھانے کا دوچند سہ چند ہوجانا چنانچہ خود
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا جس سے اونکے علم وقصد کا پہلے سے متعلق نہ ہونا ثابت
ہوتا ہے اور ایک احتمال حصر عقلی مین سے خلاف واقع ہے کہ قصد ہو اور علم نہو کیونکہ
بدون علم قصد ممکن نہین اور لفظ تصرف وہمت کا صرف قسم اول پر اطلاق کیا جاتا ہی مسئلہ سوم
قسم ثانی وثالث کو تصرف نہین کہتے البتہ برکت وکرامت کہلاتی ہے۔ اور جاننا چاہیے
کہ ایک اور اعتبار سے کرامت کی دو قسم ہین ایک حسی ایک معنوی عوام لوگ اکثر حسی کو
جانتے ہین اور اسی کو کمال شمار کرتے ہین جیسے مافی الضمیر پر مطلع ہوجانا پانی پر چلنا ہوا پر
اوڑنا وغیرہا اور خواص کے نزدیک بڑا کمال کرامت معنوی ہے یعنی شریعت پر مستقیم
رہنا مکارم اخلاق کا خوگر ہوجانا نیک کامون کا پابندی وبے تکلفی سے صادر ہونا
حسد وکینہ ودیگر صفات مذمومہ سے قلب کا طاہر ہوجانا کوئی سانس غفلت مین نہ گذرنا
یہ وہ کرامت ہے جسمین استدراج کا احتمال نہین بخلاف قسم اول کے کہ اوسمین یہ احتمال
موجود ہے اسیواسطے کاملین صدور کرامت کے وقت بہت ڈرتے ہین کہ یہ استدراج
نہو یا خدانخواستہ اس سے نفس مین عجب نہ پیدا ہوجاوے۔ یا اسکی وجہ سے عوام مین
شہرت وامتیاز پیدا ہوکر موجب ہلاکت ہو بلکہ بعض نے فرمایا ہے کہ بعض اولیا نے مرتی وقت
تمنا کی ہے کہ کاش دنیا مین ہماری کوئی کرامت صادر نہ ہوتی تاکہ اوسکا عوض واجر بھی آخرت
مین ملتا کیونکہ یہ امر مقرر ہے کہ جسقدر دنیا مین کسی نعمت مین کسی کو کمی رہے گی اوسکا بدلہ

مسئلہ چہارم آخرت مین عنایت ہوگا۔ اور جاننا چاہیے کہ بعض علما نے کرامت کی قوت ایک حد خاص تک معین کی ہے اور جو امور نہایت عظیم ہین جیسے بدون والد کے اولاد پیدا ہونا یا کسی جماد کا حیوان بن جانا یا ملائکہ کا باتین کرنا اسکا صدور کرامت سے ممتنع قرار دیا ہے مگر محققین کے نزدیک کوئی حد نہین کیونکہ وہ فعل پیدا کیا ہوا اللہ تعالی کا ہے صرف ولی کے ہاتھ پر اسکا ظہور ہو گیا ہے واسطے اظہار کرامت و قرب و مقبولیت اوس ولی کے ہو اللہ تعالےٰ کی قدرت کی جب کوئی حد نہین پھر کرامت محدود کیسے ہو سکتی ہے رہا یہ شبہہ کہ معجزہ کے ساتھ مساوات لازم آنے کا احتمال ہے اسکا جواب یہ ہے کہ جب صاحب کرامت خود کہتا ہے کہ مین نبی کا غلام ہون تو جو کچھ اوس سے ظاہر ہوا ہے بہ تبعیت اوس نبی کی ہے استقلالاً نہین جو اس شبہے کی گنجایش ہو البتہ جس خرق عادت کی نسبت نبی کا ارشاد ہو کہ اسکا صدور مطلقاً محال ہے وہ بطور کرامت کے سرزد نہین ہو سکتے جیسے قرآن مجید کا مثل لانا۔ اور جاننا

مسئلہ پنجم چاہیے کہ بزرگون نے فرمایا ہے کہ اپنی کرامت کا اخفا واجب ہے مگر جہان اظہار کی ضرورت ہو یا غیب سے اذن ہو یا حالت اسقدر غالب ہو کہ اوسمین قصد و اختیار باقی نرہے یا کسی طالب حق و مرید کے یقین کا قوی کرنا مقصود ہو وہان اظہار جائز ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ بعض اولیاے

مسئلہ ششم کاملین کا مقام غلبۂ عبودیت و رضا کا ہوتا ہے اسلیے کسی شئے مین وہ تصرف نہین کرتے اسوجہ سے اونکی کرامتین نہین معلوم ہوتین۔ اور بعضون کو قوت تصرف ہی عنایت نہین ہوتی تسلیم و تفویض ہی اونکی کرامت ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ولایت کے لیے کرامت کا وجود یا ظہور ضروری نہین۔ اور جاننا چاہیے کہ بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی

مسئلہ ہفتم تصرفات و خوارق سرزد ہوتے ہین۔ اور یہ امر معنیً حد تواتر تک پونہچ گیا ہے۔ اور جاننا

مسئلہ ہشتم چاہیے کہ کرامت کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اسباب طبعیہ سے وہ اثر پیدا نہوا ہو خواہ وہ اسباب جلی ہون۔ یا خفی۔ اس مقام پر لوگون کو دو غلطیان واقع ہو جاتی ہین بعض تو مطلق عجیب امور کو کرامت سمجھتے ہین اور عامل کے معتقد کمال بنجاتے ہین آج کل اس قسم کے

بہت قصّے واقع ہورہے ہین۔ مسمریزم فریمیشن حاضرات ہمزاد کا عمل عملیات ونقوش طلسمات وشعبدات تاثیرات عجیبیہ ادویات سحر چشم بندی وغیرہا کہ اسمین بعض کے آثار تو محض خیالی ہین اور بعض کے واقعی بھی ہون تو اسباب طبعیہ خفیہ سے مربوط ہین کرامت ان سب خرافات سے منزہ ہے اور بعض کرامات کو بھی قوت طبعیہ پر محمول کرکے سبکو ایک لکڑی ہانکتے ہین صاحب بصیرت طالب حق کو قرائن قویہ سے بنظر انصاف فرق معلوم ہوجاتا ہے کہ اس فعل مین قوی طبعیہ کو دخل ہے یا محض قوت قدسیہ ہے یا کسی قوت کو بھی دخل نہین محض کائن عن الغیب ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ جس فعل کا ظاہری قوی سے کرنا ممنوع ہے باطنی قوی سے بھی ممنوع ہے جیسے کسی بے گناہ کو قتل کردینا یا کسی کے قلب پر زور ڈالکر اوس سے کچھ روپیہ لے لینا یا کسی کا راز پنہانی معلوم کرنا یا قصداً نامحرم کی طرف التفات کرنا بعض لوگ مطلقاً خرق عادت کو شعبۂ ولایت کا سمجھکر ان سب تصرفات کو حلال اور داخل کرامت سمجھتے ہین اور جاننا چاہیے کہ ولی سے احیاناً کوئی امر ناجائز صادر ہوجانا بشرطیکہ اوسپر اصرار نہو تنبیہ کیوقت توبہ کرلے یا کسی اختلافی مسئلہ مین غلط شق کو اختیار کرنا ولایت وکرامت مین قادح نہین ہے یہ کُل دس مسئلے ضروری اس باب کے متعلق ہین۔ اب بعد فراغ مقدمہ کے مقصود شروع کیا جاتا ہے ومنہ التوفیق وہو خیر رفیق اسمین ترتیب مضامین کا لحاظ نہین رکھا گیا بلکہ ہر راوی کے مرویات کو جدا گانہ یکجا جمع کردیا گیا

مرویات حافظ عبد القادر صاحب تھانوی

کرامت (اول) حضرت مولانا شیخ محمد صاحب قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم جہاز مین سوار ہوکر حج کو چلے جہاز ہمارا گردش طوفان مین آگیا اور چار پانچ روز تک گردش مین رہا محافظان جہاز نے بہت تدبیرین کین کوئی کارگر نہوئی آخرکار جہاز ڈوبنے لگا ناخدا نے پکار کر کہا کہ لوگو اب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو یہ دعا کا وقت ہے ہی مین اُسوقت مراقب ہوکر ایکطرف

بیٹھ گیا ایک حالت طاری ہوئی اور معلوم ہوا کہ اوس جہاز کے ایک گوشے کو حافظ محمد
ضامن صاحب اور دوسرے کو حاجی صاحب اپنے کندھون پر رکھے ہوئے اوپر کو اٹھائے
ہوئے ہین اور اوٹھا کر پانی کے اوپر سیدھا کر دیا اور جہاز بخوبی چلنے لگا تمام لوگ بہت خوش
ہوئے اور جہاز کے سلامتی کا چرچا ہوا مین نے وہ وقت اور دن اور تاریخ اور مہینہ کتاب پر
لکھ لیا اور بعد حج وزیارت اور طے منازل سفر کے تھانہ مین آکر اوس لکھے ہوے کو دیکھا
اور دریافت کیا اوسوقت ایک طالب علم قدرت علی ساکن ایندری ملک پنجاب مرید خادم
حضرت حاجی صاحب کی خدمت مین حاضر تھا اوسنے بیان کیا کہ بیشک فلان وقت مین حاضر
تھا حاجی صاحب حجرے سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجکو دی اور فرمایا
کہ اسکو کنوین کے پانی سے دھوکر صاف کر لو اوس لنگی کو جو سونگھا اوس مین سے
دریاے شور کی بو اور چکنا پن معلوم ہوا اوسکے بعد حضرت حافظ صاحب اپنے حجرے سے
۲ برآمد ہوئے اور اپنی لنگی دی اوسمین بھی اثر دریا کا معلوم ہوتا تھا (دوم) حضرت حاجی صاحب
یون فرمایا کرتے تھے کہ بھائی ہم نے ایک باب اور دیباچہ گلستان کا اور ایک باب بوستان کا
اور کچھ مفید نامہ اور کچھ دستور المبتدی اور چند ورق زلیخا کے پڑھے تھے اور حصن حصین حضرت
مولوی قلندر صاحب سے پڑھی بعد مین شوق ورد وظائف کا ہوا اور دہلی مین آکر حضرت
شاہ نصیر الدین صاحب سے بیعت کی بعد اونکے وصال کے پھر کسی کامل کی جستجو ہوئی ایک
روز خواب مین بشارت ہوئی اور آپکا ہاتھ حضرت میانجی صاحب کے ہاتھ مین دیدیا گیا اس سے
اور بھی بیقراری ہوئی ایک روز مولوی قلندر صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ کو بہت بیقراری
ہے تو لوہاری جاکر حضرت میانجی صاحب قدس اللہ سرہ کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی تسکین
کرلو بموجب ارشاد مولوی صاحب کے آپ لوہاری پاپیادہ تشریف لے گئے حضرت ممدوح
المناقب نے دیکھتے ہی فرمایا کہ میان خواب وخیال کا کچھ اعتبار نہین اس فرمانے سے دل
بیقرار کو کچھ قرار ہوا اور اوسیوقت حضرت میانجی[1] صاحب نے آپ کو سلسلہ بیعت مین داخل کیا

[1] یعنی حضرت میانجی نور محمد صاحب قدس سرہ ۱۲

۳ (سوم) مین ایک بار رامپور مین حضرت حاجی صاحب کے ہمرکاب تھا اتکو میری ٹانگو مین
اس شدت سے درد پیدا ہوگیا کہ کسی طرح قرار نہو سکا اور نہایت درجہ بیتاب ہوگیا میری
یہ حالت دیکھکر حضرت میرے پاس تشریف لائے اور باصرار مجکو چت لٹا کر ایک ٹانگ میری
حضرت نے اپنے ہاتھون سے پکڑی اور دوسری ٹانگ حضرت مولانا ممدوح نے دبانا
شروع کی مین اوسوقت اپنے دل مین بہت شرمندہ ہوا اور اوسیوقت درد بالکل جاتا رہا
۴ (چہارم) ایک روز موسم سرما مین حافظ غلام مرتضیٰ صاحب مجذوب لنگوٹہ کسے ہوئے اور
کمل سر پر ڈالے ہوئے آگے آگے خود اور پیچھے قاضی نجابت علیخان اور بہت سے ہمراہی
پیر محمد والی مسجد کے روبرو گذرے اور شارع عام سے جانب شمال مین زمین پر بیٹھ گئے اس
عرصے مین جناب حاجی صاحب مسجد سے باہر تشریف لائے اوسیوقت حافظ صاحب نے
تمام بدن اپنا کمل سے ڈھانک لیا اور ستر کو چھپالیا اور وہان سے اوٹھکر اپنی جگہ شمالی دروازہ
۵ تشریف لے گئے (پنجم) حضرت حاجی صاحب کبھی کبھی جناب حافظ غلام مرتضیٰ صاحب موصوف کی
ملاقات کے لیے جنگل مین تشریف لیجاتے اور پہلے سے بہت آدمی حافظ صاحب کی تلاش مین
جمع ہوکر منتظر بیٹھے رہتے اور آپ کسی سے نہ ملتے جسوقت حاجی صاحب وہان پونہچتے فورًا
کسی جھاڑی مین سے نکل آتے اور ملاقات کرتے اور بہت نرمی اور ہنسی مذاق کی باتین
۶ کرتے اور پھر رخصت کردیتے (ششم) ایک روز عصر کے وقت منشی محمد اسحاق خلف
شیخ احمد علی ہمشیر زادہ قاضی محبوب علی خان مرحوم کہ نہایت درجہ بے باک اور خوش مزاج
تھے دوڑے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ چچا جان آج تو باوا کالو یعنی چارون بھنگیون کا
گرو ہاتھی پر سوار ہوکر اسطرف کو آتا ہے اور اوسکے ساتھ بہت سامان خیمہ لشکر موجود ہے
یعنی بہیہ
کوٹلہ کے پاس وہ خیمہ زن رہیگا۔ آپ ذرا اوسپر ایک نگاہ ڈالدین تو مین یقین کرتا ہون
کہ وہ سب چھوڑ چھاڑ کر توبہ کرنے گا اور مسلمان ہوجاویگا آپ بہت ہنسے اور بہت دیر تک
ہنستے رہے آخر وہ مسجد کے سامنے سے گذرا اور کچھ قدم دروازے سے آگے کو بڑھا اور

پھر ہٹا اور دریافت کیا کہ کوئی فقیر صاحب یہان مسجد مین رہتے ہین ہماری طرف سے سلام عرض کرو
یہ کہکر سیدھا کسی گانوٗن کو چلا گیا اپنے خیمہ گاہ پر نہین گیا (ہفتم) ایک روز نصف شب کے 7
وقت ایک سفید باف آیا اور آپ کو جگا کر عرض کیا کہ حضرت میری لڑکی کو آسیب کی خلش سے
بہت تکلیف ہے آپ تشریف لے چلین اور اوسکا علاج فرماوین اوسیوقت آپ اوسکے ہمراہ
ہولئے وہان جاکر دیکھا کہ میان اللہ بخش اوسکے سر پر موجود ہین اونھون نے آپ کو سلام کیا اور
کہا کہ آج اسنے اپنی زبان سے ایسے ایسے کلمات ہماری نسبت کہے تھے اسلیے ہم یہان آگئے تھے
آپ تشریف لے آئے ہم جاتے ہین اور پھر کبھی یہان نہ آوینگے آیندہ آپ کسی کی درخواست پر
ایسے وقت تشریف نہ لایا کرین صرف ایک پرچہ اوسکے ہاتھ بھیجدیا کرین موافق اوس کے
تعمیل کیا کرونگا مجھسے آپ کی تکلیف دیکھی نہین جاتی پھر جب کہین ایسی شکایت ہوتی آپ
ایک پرچے پر اپنا نام نامی لکھکر دیدیتے وہ شکایت رفع ہوجاتی (ہشتم) بعضے لڑکے بلا اطلاع 8
کہین چلے جاتے اور اونکے اقارب پریشان ہوتے حضرت کے روبرو جسوقت کسی لڑکے کی
چلے جانیکا ذکر آتا حضرت اوسیوقت سنتے ہی دیتے وہ لڑکا اوسوقت جسجگہ ہوتا تھا اوس سے
آگے نہ بڑھتا وہان ہی سے واپس اپنے گھر چلا آتا آپ فرمایا کرتے کہ جسوقت فرار کا حال معلوم
ہوا کرے فوراً آکر بیان کردیا کرین جسقدر جلدی بیان کردیا جاویگا اوتنا ہی جلدی وہ لڑکا واپس
آجاویگا اور جسقدر دیر کی جاوے گی اوتنی ہی دیر سے واپس آویگا (نہم) میرا معمول تھا 9
کہ اکثر آپ کی چارپائی کے نیچے فرش بوریا و جاجم وغیرہ پر رات کو سو رہتا اور جو جدید امور
اوس روز ظاہر ہونیوالے ہوتے ولیکن اونکا خیال آتا اور پھر محو ہوجاتا جب اونکو اوسکا ظہور ہوتا تب یاد آتا کہ آج صبح اسکا خیال آیا تھا
(دہم) سفر حج مین جو لوگ قبل حج زیارت سے مشرف ہوکر واپس آئے تو راستے کی خرابی اور 10
جبر و تعدی کا حال اونسے معلوم کرکے بہت لوگون کے دلون مین خوف پیدا ہوا اور مدینہ
شریف جانے سے رک گئے ایک روز حضرت نے مجھسے بھی دریافت فرمایا کہ مدینہ شریف
جانیکا ارادہ کسطرح ہے عرض کیا گیا کہ یا حضرت ضرور جاوینگے جو کچھ ہو سو ہو ارشاد ہوا

کہ تم ضرور بلا خوف وخطر پونہوگے اور بخیر وخوبی واپس آؤگے اوسوقت پورے طور سے اطمینان ہوگیا اور ہرگز دلپر کوئی خوف وخطر نگذرا آخر کار ارکان حج ادا کرکے بہمراہی قافلہ مدینۂ طیبہ گئے اور بلا خطر مدینۂ طیبہ پونہچے اور اطمینان کے ساتھ زیارت سے بشرف ہوئی اور وہانسے رخصت ہوکر مکۂ معظمہ مین بخیر وبخوبی حضرت سے قدمبوس ہوئے۔

مرویات حافظ قاری مولوی احمد مکی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

۱۱ (یازدہم) سنہ ۱۳۰۱ ہجری مین احقر جب سفر ہند کے قصد سے آگبوٹ مین سوار ہوا اور بعد گذرنے عدن کے چھہ روز گذرے آگبوٹ کا کوئلہ تمام ہوگیا جسکے باعث انجنیر مع کپتان ومعلم کے بہت حیران وپریشان ہوئے حتیٰ کہ رسیان وتختے جلانے کی نوبت پونہچی احقر نے انجنیر سے پوچھا بھلا رسیون اور تختونکا جلانا کچھ مفید ہے اور آگبوٹ موافق معمول کے چلتا ہے یا کم اوسپر کہا کہ موافق معمول چلنا تو درکنار پانی کے زور سے کسیقدر پیچھے ہٹ جاتا ہے تب احقر نے نہایت ملول ہوکر کہا پھر رسیونکا جلانا کیا مفید ہے کہا کہ فقط انجن گرم رہنے کیلیے یہ گفتگو بعد الظہر ہوئی اور وہ باقی روز نہایت شدت سے گذرا شب کو وقت ایک بجے نیمخوابی کی حالت مین کیا دیکھتا ہون کہ حضرت اعلیٰ مدظلہ علی رؤس المسترشدین احقر کو نہایت دلجوئی سے فرما رہے ہین کہ تو کیون گھبرا رہا ہے کل انشاءاللہ تعالیٰ بندر بمبئی ساتھ سلامتی کے پونہچے گا۔ اوسیوقت بیدار ہوا اور اپنے وظیفہ وورد مین مشغول رہا اور انجنیر پھرتے پھرتے میرے پاس آن پونہچا اور کہا کہ اسوقت آگبوٹ انہی لکڑیون اور رسیون کے زور سے کچھ آگے بڑھ رہا ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک آگبوٹ نظر آیا اور روشنی صبح کی ظاہر ہوئی اپنی اصطلاح خاص مین اوسکو کچھ کہا کہ وہ آگبوٹ نزدیک آیا اور تھوڑے کوئلے اونسے لینے کو ئلہ لینے کی دیر تھی کہ آگبوٹ کی رفتار ایسی ہوئی کہ وہی انجنیر کہتا تھا کہ جب سے مین اس آگبوٹ مین ہون ایسی چال کبھی نہین چلا پھر مین نے پوچھا اب کب پونہچے گا کہا

کل صبح کو احقر کو تحیر ہوا کہ حضرت نے فرمایا آج کے روز اور یہ کہتا ہے کل خیر اسی خیال مین
ایک عرصہ گذر گیا بامداد اللہ تعالی اوسی روز مع الخیر والسلامۃ ببمبئی پونہچے اور شہر مین
اوترے (دوازدہم) اوسی سفر مین اکثر اوقات قبض کی وجہ سے لوگون سے متنفر رہتا ۱۲
حضرت اعلی خواب مین کچھ ارشاد فرماتے کہ وہ قبض مبدل بہ بسط ہو جاتا (سیزدہم) مکہ ۱۳
معظمہ مین جب احقر زادہ میان عبدالحمید طال اللہ عمرہٗ وزاد اللہ فی علمہ وعملہ قرآن شریف
حفظ کر چکے حضرت اعلی مدظلہ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر عرض کیا آپ نے فرمایا کہ مدرسے
مین ضرور جاؤنگا اور امتحان مین شریک ہونگا۔ صبح کے وقت تشریف لائے اور
بخوبی امتحان ہوا۔ حاضرین جلسہ اور بعض بعض احباب کی احقر نے دعوت کردی کہ عصر کے
بعد ماحضر تناول فرماکر احقر کو ممنون کرین۔ کل احباب تشریف لائے مولوی شاہ بہاء الدین
وشیخ عبدالرحیم ومنشی عبداللہ صاحب وغیرہم لیکن صبح کے وقت جب حضرت تشریف لائے
تھے بسبب حرکت سواری کے کچھ حرارت ہوگئی تھی اسلیے قبل عصر کے احقر نے حاضر ہوکر عرض کیا
کہ حضور اگر وقت عصر کے تکلیف نہ فرماوین تو مصلحت ہی کیونکہ حرکت ثانیہ سے حرارت کے
بڑھ جانیکا احتمال ہے۔ حضرت سیدی وسندی ومعتمدی وملجائی نے زبان فیض ترجمان سے
ارشاد فرمایا کہ میان تمھاری خوشی مجھے منظور ہے اور ایسے احتمال سے بچانا محبت کے خلاف ہے
یہ تو ظاہری آپکا ارشاد تھا باطن کا معاملہ دیکھیے کیا ظہور مین آتا ہے کہ احقر نے کل طعام سنو
شخصون کے کھانے کے انداز کا مہیا کیا تھا اور حضور اعلی پر روشن ہوا کہ کھانا تھوڑا ہے
اور یہان جمع ہوگئے دو سو سے زیادہ حضرت اعلی مدظلہ بعد عصر رونق افروز ہوئے اور آدمی
ارشاد کیا کہ بھائی اور لوگون کو کھلادو اسوقت ہماری فکر نہ کرو تمام مہمان مردانے وزنانے
مین قریب دو سو کے کھانا کھاکر فارغ ہوئے پھر حضرت مدظلہ نے فرمایا اپنے گھر کے سب لوگونکو
کھلادو مین حکم بجالایا بعد سب کے فراغت کے حضرت اعلی مدظلہ نے مع اپنے احباب کے اور
جو اوس مجلس مبارک مین شریک تھے (قریب تیس چالیس کے ہونگے) کھایا بعد ازان جب احقر

دیگ کے پاس گیا کیا دیکھتا ہون ثلث دیگ کھانا موجود ہے حضرت اعلی مدظلہ جب تشریف
لائے تھے دیگ کے پاس ذرا ٹھہر کر فرمایا تھا ڈھکنا بالکل نہ اوتارو ایک کنارےسے کھانا
نکالو اور بار بار اوسطرف خیال کرتے تھے جاتے وقت فرمایا بھائی فقیر اسلیے آیا تھا۔
۱۴ (چہاردہم) اسی سال ایک مشائخ جو طریقہ رفاعی کے مجاز تھے حضرت اعلی مدظلہ سے
نہایت شوق ومحبت سے ملے نام اونکا شیخ احمد مجاہد تھا اور یہ صاحب روس کی لڑائی
مین پلوتا مین غازی عثمان پاشا کے ساتھ شریک تھے اونھون نے حضرت اعلی مدظلہ اور
چند معززین مشائخ کی جمعہ کے روز دعوت کی جب حضرت اعلی مدظلہ رونق افروز ہوئے بہت
لوگ حضرت اعلی سے ملاقات کرنے کو وہان جمع ہوگئے مجاہد صاحب نے دروازہ مکانکا بند کرنا
مناسب نہ سمجھا اس جلسے مین مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ولد ملا نواب صاحب مرحوم اور
مولوی محمد سعید صاحب اور قاری عبداللہ صاحب وغیرہم شامل تھے انبوہ کثیر دیکھکر مجاہد صاحب
بہت پریشان ہوے اور دوسرے دفعہ کھانا پکانے کا ارادہ کیا حضرت اعلی مدظلہ نے احقر سے
ارشاد فرمایا کہ مجاہد صاحب کو بلاؤ وہ حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ کھانا پکوانے کی حاجت نہین
ماحضر اسوقت اہل دعوت کو کھلادو اور اس مجلس کو آخر مین رکھو مجاہد صاحب قدمون پر گرپڑے
اور کہا (یا قطب الزمان یا غوث الوقت کیف یمکن ان اقدم قبلك) آپ نے فرمایا
کچھ مضائقہ نہین اور اسی مین میری خوشی ہے بمجبوری بحکم (الامر فوق الادب) مجاہد صاحب نے
ایسا ہی کیا سو آدمی کا کھانا قریب تین سو آدمی نے کھایا لیکن مجاہد صاحب نے آخر مین گھبراکر
۱۵ کچھ روٹی منگالی آخر مین وہی روٹیان بچ گیئن۔ (پانزدہم) اب بالفعل اسی ماہ مین
مولوی محمد شفیع الدین صاحب واسطے نماز صبح کے غلس کے وقت جارہے تھے راہ مین اتفاقاً
گرگئے اور پسلی مین کچھ تکلیف ہوئی حضرت اعلی نے مکان پر صبح کے وقت چند بار فرمایا کہ مولوی
شفیع الدین صاحب کو بہت تکلیف ہوئی اور ہنوز نہ کوئی آیا اور نہ کوئی گیا جب مولوی صاحب
۱۶ تشریف لائے تب معلوم ہوا۔ (شانزدہم) حضرت مدظلہ نے مولوی احمد حسن صاحب کے

بارے مین چند بار فرمایا ارے مولوی احمد حسن صاحب کو تکلیف ہوئی۔ ماجرا معلوم نہین ہوا
خط آنے سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب زینے سے گرے جسمین تکلیف پائی (ہفتدہم) ایک 17
محب کے آنے مین کچھ دیر ہوئی فرمایا کہ انسے جھگڑا ہوا جب آئے تو معلوم ہوا کہ انکے گھر کے لوگ
انسے لڑے تھے۔ (ہیجدہم) اسی ماہ مین حضرت اعلی مدظلہ نے فرمایا کہ مولوی اشرف علی 18
صاحب کا کوئی خط نہین آیا احقر نے جواب دیا کہ حضور اسوقت تک نہین آیا آپ نے ارشاد فرمایا
کہ آنا چاہتا ہے یا آیا اوسیوقت جب حرم محترم مین بندہ پونہچا ڈاک والا خط لیکر آیا (نوزدہم) 19
اسی ماہ مین جب مولانا مولوی احمد حسن صاحب کا خط آیا حضرت کو اطلاع نہین کی گئی تھی خود حضرت نے
فرمایا کہ چہارم جلد مثنوی شریف کی شروع ہے اور خط آیا ہے یا نہین مولوی محمد شفیع الدین صاحب نے
عرض کیا کہ حضور خط آیا ہے لیکن پڑھا نہین گیا فرمایا کہ پڑھو اوسوقت کیفیت چوٹ اور شروع
ہونے جلد چہارم مثنوی شریف کی معلوم ہوئی۔ (بستم) ایک وقت سفر مین حضرت کا بہت 20
اشتیاق رہا خواب مین حضرت اعلی مدظلہ حلقہ ذکر مین رونق افروز تھے فقط ۱۹ ربیع الاول
۱۳۱۷ہجری • احمد مکی

مرویات مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی

اول ایک قول حضرت شیخ اکبر قدس سرہ العزیز کا فتوحات سے نقل کرتا ہون اوسکے بعد اصل
مطلب گذارش کرونگا باب ۱۸۴ مین ہے
وهی علی قسمین حسية ومعنوية فالعامة ما تعرف من الكرامة الا الحسية مثل الكلام
علی الخاطر والاخبار بالمغيبات الماضية والكائنة والآتية والاخذ عن الكون
والمشی علی الماء واختراق الهواء وطی الارض والاحتجاب عن الابصار واجابة الدعاء
فالعامة لا تعرف الكرامة الا مثل هذا حضرت قبلہ کی کرامات اس قبیل کے دو ایک یاد ہین
(بست ویکم) ایک مرتبہ یہ ناچیز بقصد حرمین شریفین وطن سے چلا بمبئی مین سوتا تھا 21

خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ حضرت تشریف لائے اور فرماتے ہین کہ اس مرتبہ تو ہم بھی ہندوستان مین
آ گئے تم مکے نہ جاؤ مین نے عرض کیا کہ حضور اب تو یہان آ گئے اور جہاز کا کرایہ بھی کر لیا اور کل
جہاز روانہ ہو جائیگا فرمایا نہین جانا مناسب نہین مین عرض کرتا رہا ارشاد ہوا کہ نہین اسسال نہ جاؤ
آنکھین کھلین فی الجملہ تردد رہا مگر اوسیدن جہاز کی روانگی تھی مین اس بھید سے واقف نہ تھا
سوار ہو لیا اور جہاز روانہ ہوا اوسیدن ایسا طوفان آیا کہ جہاز مین نقصان آگیا اور جہاز واپس آیا

۲۲ (بست و دوم) ایک بزرگ زادے اور سید زادے تھے ایک روز مین اور وہ حضرت کی خدمتمین
حاضری کے ارادے سے جانے لگے راہ مین اونھون نے یہ کہا کہ مین حضرت کی خدمت مین بہت
دنون سے حاضر ہوتا ہون مگر آپ نے کبھی میرے قلب پر ایسا تصرف نہین کیا کہ مجھے بے اختیاری
عقیدت پیدا ہو جاتی۔ جسوقت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے حضرت کو اس خطرے پر اشراف
ہو گیا سید صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ سید صاحب تصوف سراسر ادب ہے ہم سید زادون اور
بزرگ زادونکا اونکی بزرگی کی وجہ سے بہت بڑا ادب کرتے ہین اونسے جب ملتے ہین تو اپنی نسبت کو
خالی ہو کر ملتے ہین کہ اگر صاحب نسبت بھی ہو تو اوسکو کچھ پتہ نہ چلے کہ انکو کچھ تعلق نسبت باطنی سے ہے سید
صاحب بہت محجوب ہوے اور مجھسے اشارۃً کہنے لگے کہ یہ ہمارے اوس خطرے کا جواب ہے۔

۲۳ (بست و سوم) اسیطرح ایک پورب کے پیرزادے اور سید اور عالم تھے مجھسے ایک دن
کہنے لگے کہ اگلے بزرگون کے تصرفات کی حکایتین جو کتابون مین لکھی ہین اس زمانیکے مشائخ
مین نہین پائے جاتے حضرت حاجی صاحب بڑے شیخ وقت ہین مگر اون باتونکا یہان بھی
پتہ نہین کاش میرے قلب مین کوئی سوز و گداز کی حالت پیدا کر دی ہوتی جب حضرت کی خدمتمین
حاضر ہوے رخصت کے وقت لوگ سلام کرکے اوٹھے اور چلے حضرت نے تسبیح ہاتھ مین لے لی
اور مولوی صاحب سے فرمایا کہ کیا تم بھی جاتے ہو تسبیح کے دو تین دانے کھسکائے ہونگے کہ اونپر
بیخودی کی حالت طاری ہوئی اور بے اختیار رونے لگے تین دن تک حالت درست نہین رہی

۲۴ (بست و چہارم) جسدن خدیو مصر کے پیر حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر داخل سلسلہ

عالیہ صابریہ ہوے مین اوسوقت حاضر تھا ذرا سا قلب کی طرف متوجہ ہوے تھے حضرت نے
مثنوی ہاتھ سے رکھدی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان مین آگ لگ گئی ہے اور ہر شخص بے اختیار
کانپتا تھا شاہ شرف الدین صاحب ردولی شریف کے پیرزادے ایسے گھبرا لیے کہ بیٹھ نہ سکے
اور مکان کے باہر چلے گئے اور دیر تک بدحواس رہے شیخ صاحب سر سے پیر تک عرق عرق
۲۵ ہو گئے اور بیعت کی اور اپنے بہت سے مریدون کو داخل سلسلہ کرایا (بست و پنجم) حرم شریف
مین مالکی مصلے کے پیچھے ایک دن حضور تشریف رکھتے تھے ایک ملا صاحب نے مجھسے کہا کہ مین
نسبت باطنی کا منکر نہین ہون مگر مرید ہونے کی کچھ ضرورت نہین سمجھتا بزرگون نے کتابون مین
اذکار و اشغال لکھے ہین جب اونپر عمل کیا جائیگا تجلیہ و تحلیہ ہوگا ذوق شوق پیدا ہو جائے گا
یہ بات کہی رہے تھے کہ دفعۃً اونکے قلب پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ بے اختیار چیخ مار کر رونے
لگے جب افاقہ ہوا تو مین نے کہا مولوی صاحب یہی بات ہے جو کتابون مین نہین ملتی دوسرے
۲۶ دن اونھون نے بیعت کی۔ (بست و ششم) ایک دن ظہر کے بعد مین اور مولوی
منور علی صاحب اور ملا محب الدین صاحب کوئی ضروری بات عرض کرنے کو حضرت کی
خدمت مین حاضر ہوے حضرت حسب معمول اوپر جا چکے تھے کوئی آدمی تھا نہین کہ اطلاع
کرائی جاتی آواز دینا ادب کے خلاف تھا آپسمین مشورہ یہ کیا کہ حضرت کے قلب کی طرف متوجہ
ہوکر بیٹھ جائین یا بات کا جواب ملجائے گا یا حضرت خود تشریف لائین گے تھوڑی دیر گذری تھی
کہ حضرت اوپر سے نیچے تشریف لائے ہم لوگون نے معذرت کی کہ اسوقت حضرت لیٹے ہوے تھے
ناحق تکلیف فرمائی ارشاد فرمایا کہ تم لوگون نے لیٹنے بھی دیا کیونکر لیٹتا ہم لوگ سخت نادم ہوئے
۲۷ (بست و ہفتم) ایک مولوی صاحب نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی ایک دوسرے بزرگ
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ تھے مولوی صاحب کو اونکی خدمت مین مدت سے حسن عقیدت
تھی اونکا یہ خیال تھا کہ مولوی صاحب میرے ذریعہ سے داخل سلسلہ ہونگے اونھون نے دو دن کے
دل مین سلسلہ چشتیہ کی طرف سے سستی اعتقاد پیدا کرنی شروع کی اور یہ کہتے کہ اس سلسلے مین

سلوک ختم ہی نہین ہوتا عمر بھر کشف نہین حاصل ہوتا کچھ نظر نہین آتا مولوی صاحب چونکہ مشائخ کی صحبت مین کم بیٹھے تھے کسیقدر اعتقاد سست ہو گئے مینے حضرت سے اونکا حال بیان کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کشف کونی کوئی چیز نہین لڑکون کو ہوجاتا ہے کشف حقائق اہل حقیقت کے نزدیک معتبر ہے اور فرمانے لگے کہ حب جاہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک جاہ عند الخلق اور ایک جاہ عند الخالق اسباب کو دوست رکھنا کہ ہمارے وسیلے سے دوسری کی بہ نسبت لوگ خدا رسیدہ زیادہ ہون یہ بھی ایک قسم کی حب جاہ ہے مگر عند الخالق۔ جاہ عند الخلق سے تو اکثر اہل اللہ خالی ہوتے ہین مگر جاہ عند الخالق سے کم لوگ خالی ہوتے ہین اور یہ معیوب بھی نہین ہان عبدیت محضہ اور ولہ اور شیفتگی اور بے اختیاری کا مقام اس سے ارفع ہے یہ فرمایا اور متبسم ہوکر خاموش ہو گئے مولوی صاحب پر اوسیدن سے اشراف علی الخطرات کی حالت پیدا ہو گئی پاس بیٹھنے والون کے دل کے حالات بیان کرنے لگے اون شیخ صاحب سے مقابلے پر آمادہ ہوے اور اپنی تکمیل ولایت کا خیال پیدا ہوا مین نے دیکھا کہین مولوی صاحب دسائس نفس کے مرض مین نہ مبتلا ہوجائین حضرت سے جاکر شکایت کی حضرت نے فرمایا یہ عارضی حالت ہے نہ رہے گی چنانچہ اوسی روز سے وہ حالت جاتی رہی کئی دن تک تو مجھسے بہت خفا رہے مین مدینہ شریف چلا گیا جب وہانسے آیا تو میرے شکرگذار تھے کہ تمنے مجھے
خوب سنبھالا (بست وہشتم) مولوی افضال الحق میرے ایک دوست تھے حضرت کے ۲۸
غلامون مین وہ بھی داخل ہین وہ کہتے تھے کہ جن دنون مین حضرت کی خدمت مین حاضر تھا ایک دن اشراق کی نماز کے بعد مراقبے سے آپ نے سر اوٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ عجب نہین کہ کل مولوی محمد قاسم وغیرہ یہان آجائین مین نے عرض کیا کہ حضرت کیا کوئی خط آیا ہے فرمایا خط تو نہین آیا مگر مجھے اسوقت جہاز کا مستول نظر آیا کہ اوسنے جدہ مین لنگر کیا اوس جہاز پر
غالبًا یہ لوگ ہین دوسرے روز آپ کے فرمانیکے موافق یہ سب لوگ پونہچ گئے (بست ونہم) ۲۹
اونھین کا بیان ہے کہ مین نے ایک دفعہ حضرت کی خدمت مین ہندوستان سے کہلا بھیجا

کہ مجھے حضور کے زیارت کی کمال تمنا ہے آپنے ایک دعا مجھے لکھ بھیجی کہ فجر کی نماز کے بعد پڑھ لیا
کرو جب اوس دعا کو مین پڑھتا تو یہ معلوم ہوتا کہ حضرت چھڑی لیئے ہوے سامنے کھڑے ہین کرامت
کی قسم اول کے متعلق حکایتین ہین جو اسوقت یاد آئین - دوسری قسم کرامت کی نسبت حضرت
شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہین واما الکرامۃ المعنویۃ فلا یعرفہا الا الخواص من عباد اللہ
والعامۃ لا یعرف ذلک وھی ان تحفظ علیہ اداب الشریعۃ وان یوفق لاتیان
مکارم الاخلاق واجتناب سفسافہا والمحافظۃ علی اداء الواجبات مطلقا فی وقاتہا
والمسارعۃ الی الخیرات وازالۃ الغل للناس من صدرہ والحسد والحقد وسوء الظن وطہارۃ القلب
من کل صفۃ مذمومۃ وتحلیتہ بالمراقبۃ مع الانفاس ومراعاۃ حقوق الغیر فی نفسہ
وفی الاشیاء وتفقد اثار ربہ فی قلبہ ومراعاۃ انفاسہ فی خروجہا ودخولہا فیتلقاہا
بالادب اذا وردت علیہ ویخرجہا وعلیہا خلعۃ الحضور فہذہ کلہا عندنا کرامات الاولیاء
المعنویۃ التی لا یدخلہا مکر واستدراج فان ذلک کلہ دلیل علی الوفاء بالعھود وصحۃ المقصود
والرضا بالقضاء فی عدم المطلوب ووجود المکروہ ولا یشارکک فی ھذہ الکرامۃ
الا الملئکۃ المقربون واھل اللہ المصطفون الاخیار واما الکرامۃ التی ذکرنا ان العامۃ
یعرفہا فکلہا یمکن ان یدخلہا المکر الخفی ثم اذا فرضناہا کرامۃ فلا بد ان تکون نتیجۃ استقامۃ او تنتج استقامۃ لا بد من ذلک والا
لیست بکرامۃ واذا کانت الکرامۃ تنتج استقامۃ فقد یمکن ان یجعلہا اللہ حظ عملک وجزاء فعلک فاذا
قدمت علیہ یمکن ان یحاسبک بہا وما ذکرنا من الکرامۃ المعنویۃ فلا یدخلہا شیء
مما ذکرناہ اور بعد چند سطرون کے تحریر فرماتے ہین فانس ما اکرمھم اللہ بہ من الکرامات العلم
خاصۃ اور فرماتے ہین سئل ابو یزید عن طی الارض فقال لیس بشیء فان ابلیس یقطع
من المشرق الی المغرب فی لحظۃ واحدۃ وما ھو عند اللہ بمکان وسئل عن اختراق الھواء
فقال ان الطیر یخرق الھواء والمؤمن عند اللہ افضل من الطیر فکیف یحسب کرامۃ من یشارکہ
فیہا طائر وھکذا اعلل جمیع ما ذکر لہ ثم قال الٰہی ان قوما طلبوہ بما ذکروہ فشغلتہم بہ

واصلتہ وصولہ اللہم اہلتنی بشیٔ فاہلنی بشیٔ من اشیائک ای من اسرارک فما طلب الا العلم
لانہ اسنی تحفۃ واعظم کرامۃ جس نے حضرت کی صحبت کی سعادت کچھ دن بھی پائی ہوگی وہ جانتا
ہوگا۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب مولانا محمد یعقوب صاحب مولوی
فیض الحسن صاحب مولوی احمد حسن صاحب وغیرہم کا حضرت صاحب قبلہ کے غلامون مین
داخل ہونا بڑی دلیل ہے آپکے کمالات علمی و اخلاقی کی اسلیے کہ آنحضرات کی نظر ظاہری کہ
کبھی ان کرامات عامی پر مقصور نہین بلکہ انحضرات کا مطمح نظر یقیناً کمالات علمی اخلاقی اتقائی
کے سوا اور کچھ نہین ہوسکتا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ حضرات علوم ظاہری کے دقیقہ شناس معارف
باطنی کے نکتہ رس بارگاہ تقویٰ کے ذروہ قصوے کے بہرہ یاب تھے ان حضرات کی
گرویدگی کسی کی طرف اور گرویدگی بھی اسدرجہ کی کہ غلامی سے زائد او سیوقت متصور ہوسکتی ہے
جب اونھون نے اپنی نظر مین ان منازل و مقامات مین آپ کو اپنے سے کیا اور کشون سے کہین
ما فوق سمجھا ہوگا بقول شخصے ؎ ز چشم پرس حال جلوۂ آغاز حسن او ۔ صبوحے کردگان دانند
قدر صبحگاہرا ۔ اخلاق کی حضرت کی یہ حالت ہے کہ ہر شخص یہ ہی سمجھتا ہے کہ جو عنایت آپ کی
میرے حال پر ہے شائد کسی پر ہوگی ادنی ادنی مریدون کی تعظیم کرتے مین نے دیکھا جنکو پیران
عظام سے ذرا بھی نسبت ہے یعنی کسی بزرگ کے پیرزادے ہین انتہا درجے کی اونکی تعظیم فرماتے
ہین ہر وقت صحبت مین وہ اسرار و نکات زبان پر جاری ہوتے ہین کہ عوام کا کیا ذکر خواص کو بھی
۳۰ سمجھنے مین دشواری ہوتی ہے۔ (سیم) ایک مولوی صاحب نے ایک دن آکر پوچھا
کہ الید العلیا خیر من الید السفلی کی حدیث سے تو فقیر پر غنی کی ترجیح نکلتی ہے فوراً ارشاد
فرمایا کہ ید علیا اسی لیے افضل ٹھرا کہ مال کو علحدہ کرکے فقیر بننا چاہتا ہے اور ید سفلی اسی لیے
۳۱ مفضول ہوا کہ مال لیکر غنی بنتا ہے (سی و یکم) ایک دن مثنوی شریف کے درس مین ایک
مولوی صاحب معقولی شریک تھے اتفاقاً توحید کے بیان مین حضرت کی زبان اقدس سے بشرط
شئے اور لا بشرط شئے اور بشرط لا شئے یہ الفاظ نکلے مولوی صاحب نے تعجباً مجھسے کہا کہ حاجی صاحب

تو فرماتے ہین کہ مینے کتب درسیہ محض مختصرات پڑھی ہین یہ اصطلاحات کیونکر آپکو معلوم ہوئین یہ تو
بے درسی کتابون کے پڑھے ہوے آہی نہین سکتین مانا کہ معانی انکے عقل مین آجائین مگر اصطلاحی
الفاظ کیونکر عقل مین آسکتے ہین حضرت کو اس خطرے پر اشراف ہوا فرمایا کہ حق کے جانب سے
اہل اللہ پر القا کبھی تو محض معانی مجردہ کا ہوتا ہے اور کبھی معانی کا بواسطۂ الفاظ کے ہوتا ہے
الفاظ عربی ہون یا اصطلاحی اسلیے کہ الفاظ کے لیے ایک قسم کا وجود ضرور رہنے گو وجود خیالی ہی
سہی اور جس چیز کے لیے شائبۂ وجود ہے اوسکے لیے خزانہ حضور علمیہ یقین تحقیق ضرور ہے اور جس کا
تحقیق وہان ہے اوسکا القا ممکن۔ (سی و دوم) ایک دن ایک فقیر صدا دیتا تھا کہ ما فی قلبی غیر اللہ ۳۲
آپ نے ارشاد فرمایا کہ ما نافیہ نہین ما موصولہ ہے ما نافیہ ہوتا اور اوسکو اوسکی حالت ہوتی تو
کبھی سوال نکرتا۔ (سی و سوم) واعبد ربك حتى یاتیك الیقین کے معنی نہایت بسط کے ۳۳
ساتھ ارشاد فرمائے جسکا حاصل یہ تھا کہ یقین کے مراتب ہین مثلاً حضرت ابراہیم نے احیای موتی کا
مشاہدہ طلب کیا تھا حالانکہ یقین احیای موتی اونکو حاصل تھا اسلیے جواب اولم تومن مین عرض کیا
کہ بلی ولکن لیطمئن قلبی لکن اس سوال سے مقصود ترقی مراتب یقینی تھے اور ممکن تھا کہ کسی مردے کو
جلا کر مشاہدہ کرا دیا جاتا مگر یون نہین کیا گیا بلکہ احیا کی صفت کا اونھین مین ظہور فرما کر اونھین سے
احیا کرا دیا تاکہ مراتب یقین کی تکمیل انتہائی ہو جاوے۔ (سی و چہارم) ایک دن اللھم ۳۴
متعنی بالسمع والبصر واجعلهما الوارث کی تفسیر مولویون سے دریافت فرمائی اور ارشاد ہوا
کہ وارث تو وہ ہوتا ہے جو مرنے کے بعد باقی رہ جاوے سمع و بصر کے وارث ہونے کے معنی کیا
ہین لوگون کو تامل ہوا تو خود ہی ارشاد فرمایا کہ یہ کنایہ ہے کہ سمع و بصر میرے سمع و بصر حق ہو جاوین
اور بی یسمع اور بی یبصر کا مرتبہ ہو کہ ان اللہ خیر الوارثین غرض اس قسم کی ہزارون
باتین ہین جو ہر وقت حضرت کی زبان اقدس سے ارشاد ہوتی ہین کہ ضبط اونکا دشوار ہے
(سی و پنجم) باوجود پیرانہ سالی کے مجاہدہ کا یہ حال تھا ایک سال رمضان شریف مین مجھے ۳۵
حاضری خدمت اقدس کا اتفاق ہوا دیکھا کہ تمام رات نماز پڑھنی اور قرآن سننے مین

بسر ہوتی حافظ عبداللہ پنجابی ایک بزرگ تھے تراویح مین ہر روزوہ حرم شریف مین محض حضرت کو
سنانے کو سات آٹھ سیپارہ پڑھتے اوسمین قریب نصف شب کے گذر جاتی اوسکے بعد حضور کبھی
کبھی شیخ حسن عرب کا قرآن سننے جاتے نصف شب سے حافظ عبدالحمید صاحب باب الزیادہ
پر تہجد مین پانچ چھ سیپارہ روز پڑھتے اونکا قرآن سنتے فجر تک برابر یہی کیفیت رہتی ایک دن
حضرت کی طبیعت صحیح نہ تھی کھانا تناول نہین فرمایا محض افطار فرماکر چلے آئے مین نے حافظ
عبداللہ سے کہا کہ آج کم پڑھیے گا حضرت کی طبیعت درست نہین کھانا بھی نہین تناول فرمایا
حافظ جی نے کم پڑھا آپ نے سلام کے بعد ارشاد فرمایا کہ حافظ جی طبیعت کیسی ہے آج تمنے
کم کیون پڑھا حافظ جی نے عرض کیا کہ آپ کے خیال سے آپ نے فرمایا کہ مین تو جب قرآن سننے
لگتا ہون توکچھ بھی معلوم نہین ہوتا اور یہ جی چاہتا ہے کہ بس یہ آواز برابر آتی ہی جاوے اور
اوس وقت تک ذرا ضعف نہین معلوم ہوتا فقط

مرویات حکیم مقبول احمد صاحب مقیم تھانہ بھون

۳۶ (سی و ششم) عرصہ تخمیناً پچیس برس کا ہوا ہوگا کہ جناب بھائی حافظ محمد مقصود صاحب
خلف الصدق جناب قبلہ حاجی احمد حسین صاحب مرحوم تھانوی نبیرۂ جناب قبلہ حاجی صاحب دام
برکاتہ مکہ معظمہ دام شرفہا واسطے حصول زیارت حرم شریف و قدمبوسی حضرت قبلہ ممدوح کے تشریف لیگئے تھے جسوقت مکہ
معظمہ پہونچے شوق زیارت جناب قبلہ دام فیضہ کی وجہ سے قافلہ سے علحدہ ہوکر اسی راہ سیدھے چلے کہ سب سے پہلے حصول
قدمبوسی کرین چونکہ مکہ معظمہ دام شرفہا بہت بڑا شہر ہے اور زبان عربی وہان بولی جاتی ہے
لہذا بھائی محمد مقصود صاحب اثنای راہ مین راہ دولتخانہ اعلیٰ حضرت کا بھول گئے اور جن جن صاحبون سے
راستہ دریافت فرمایا اونھون نے ہندی نہ سمجھی اور یہ عربی نہ سمجھ سکے بہت حیران پریشان
ہوکر مجبوراً ایک محلے مین کسی پرانی مسجد مین جا بیٹھے وہان ایک روز بے آب و دانہ آبدیدہ
رہے دوسرے روز یا تیسرے روز مسماۃ رحیمن سقن نے جسنے پہلے بھی دو تین حج کیے تھے

اور حضرت قبلہ سے بیعت تھی اور ایکی دفعہ محض زیارت حضرت قبلہ کے واسطے مکہ معظمہ گئی تھی عرض کیا صاحبزادہ محمد مقصود صاحب واسطے حصول قدمبوسی حاضر ہونا تھا یوم حاضری سے اسوقت تک اوسکو نہین دیکھا اوسکی طبیعت تو اچھی ہے حضرت قبلہ نے [illegible] محمد مقصود کو بھی آپ نے [illegible] عرض کیا یا حضرت ہمراہ قافلے کے آیا اشتیاق قدمبوسی مین سب سے علیحدہ ہوگیا تھا کہ سب سے پہلے اپنے دادا صاحب قبلہ کی زیارت کرونگا کیا ابتک حضور لامع النور کی زیارت سے مشرف نہین ہوا حضرت نے یہ سنکر صاحبان قافلہ سے اس امر کو دریافت فرماکر اوسیوقت وضو فرمایا اور دو رکعت ادا فرماکر سربسجود ہوکر بہایت زاری فرمائی جسوقت سر مبارک اوٹھایا توکسی خادم سے ارشاد فرمایا کہ فلان محلے کی فلان مسجد مین جانب قطب کے اندر مسجد کے ایک لڑکا ایسی شکل کا چادر کھیس اوڑھے رو رہا ہے اوسکے قریب پونہچکر سلام کرکے کہدے کہ تمہارے دادا نے تمھین بلایا ہے فوراً وہان خادم پونہچا اور حضرت کا پیام پونہچایا فوراً ہی محمد مقصود سجدے مین گرا اور سجدۂ شکر ادا کرکے اوٹھکر ہمراہ اوسی خادم کے ہولیا۔

۳۷ (سی و ہفتم) اپنے بزرگون سے سُنا ہے کہ جسوقت حضرت قبلہ حاجی صاحب دام ظلہ ہندوستان مین رونق افروز تھے تو اس خاکسار کے والد صاحب کی شادی مین قصبہ بیڈولی تشریف لے گئے تھے جسوقت بارات پیش دروازہ میرے نانا صاحب قبلہ کے پونہچی خدا جانے کسی دشمن نے جادو کردیا یا کوئی بیماری پڑی یا آسیب ہوگیا کہ جسکی وجہ سے میرے والد صاحب جو ہاتھی پر سوار تھے اوسی سواری پر بیہوش ہوگئے ہرچند دوائین کی گئین کوئی موثر نہوئی اور نہ ہوش ہوا تب براتیون نے حضرت سے عرض کیا کہ حضرت آپ کچھ دم فرماوین سُنا گیا ہے دم کرتے ہی ہوش آگیا وہانسے وایسی مین عرصے تک والد صاحب بیمار رہے انجام کار اعلیٰ حضرت کے پانی پڑھے ہوئے سے صحت کامل ہوئی۔

۳۸ (سی و ہشتم) میرے والد صاحب قبلہ اس طرح فرمایا کرتے تھے کہ حضرت قبلہ عموی حاجی محمد امداد اللہ صاحب نے علم عربی کم پڑھا ہے ایکبار حضرت موصوف نے

حجام کو کاندھلہ اپنے ماموں کے پاس واسطے منگانے کسی بڑی کتاب حدیث کے بھیجا
اوسکے جواب مین حضرت کے ماموں صاحب نے فرمایا کیا میاں امداد اللہ اس کتاب کی
زیارت کیا کرینگے یا کسی سے پڑھوا کر سنین گے حجام نے واپسی مین عرض کیا حضرت انھوں نے
ایسا فرمایا ہے کہ میری مجال نہین کہ عرض کروں حضور نے باصرار وہ لفظ سنی فرمایا کہ اسیوقت
واپس کاندھلہ چلا جا اور میرا خط ماموں صاحب کی حضور مین پیش کرکے عرض کر کہ جو حدیث مشکل ہو
وہ آپ تشریف لاکر دریافت فرمالین خدا کے حکم سے جواب دونگا سنا گیا ہے کہ وہ بزرگ
تشریف لائے اور مشکل مشکل احادیث دریافت فرمائین حکم خدا سے جواب درست پایا و نایا
الحمد للہ علم باطنی سینۂ مبارک پر کھلگیا ظاہری علم اسکے سامنے کیا ہے۔

مرویات مولوی نظام الدین صاحب کرانوی

۳۹ (سی و نہم) ایک دن مولوی عبد اللہ صاحب ہراتی سے. جو معقول و منقول مین کامل
دستگاہ رکھتے ہین اور طریقہ نقشبندیہ مین مشرف بہ بیعت ہین بزرگان دین کا تذکرہ ہوا
بزرگان سلف کی کرامات و خوارق عادات بیان ہونے لگے اثنای گفتگو مین مولوی صاحب
فرمانے لگے سلف کا تو ذکر ہی کیا ہے جتنے اوصاف بیان کیجیے کم ہین اس زمانے مین ایسے
ایسے لوگ موجود ہین کہ اونکے حالات سننے سے خدا کی شان نظر آتی ہے اور ایمان تازہ
ہوتا ہے اور اگر اس پر آشوب زمانہ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ لوگ سلف پر بھی من وجہ
شرف رکھتے ہین کیونکہ یہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت بُعد کا زمانہ ہے
اور سلف کا زمانہ نہایت قرب کا زمانہ تھا اس بُعد مین یہ قرب بڑا عجیب و غریب امر ہے
ابھی کا ذکر ہے ایک نہایت معتبر شخص ولایتی بیان کرتے تھے کہ میرے ایک دوست جو جناب
بقیۃ السلف حجۃ الخلف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا
حاجی شاہ امداد اللہ صاحب چشتی صابری تھانوی ثم المکی سلمہ اللہ تعالی سے بیعت تھے حج خانۂ کعبہ کو

تشریف لیجاتے تھے بمبئی سے آگبوٹ مین سوار ہوئے آگبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہوجائے یا ڈوبا نہ ٹکرا کر پاش پاش ہوجائے اُنھون نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہین اوسی مایوسانہ حالت مین گھبرا کر اپنے پیر روشنضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا کہ اسوقت سے زیادہ اور کونسا وقت امداد کا ہوگا اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر و کارساز مطلق ہے اوسی وقت اونکا آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگون کو نجات ملی ادھر تو یہ قصہ پیش آیا اودھر اگلے روز مخدوم جہان اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ و نہایت درد کرتی ہے خادم نے کمر دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اوٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اوتر گئی ہے پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیونکر چھلی فرمایا کچھ نہین پھر پوچھا آپ خاموش رہے تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو کہین رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہین تشریف بھی نہین لے گئے فرمایا ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا اوسمین ایک تمھارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا اوسکی گریہ وزاری نے مجھے بیچین کر دیا آگبوٹ کو کمر کا سہارا دیکر اوپر کو اوٹھایا جب آگے چلا اور بندگان خدا کو نجات ملی اوسی سے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اسکا ذکر نکرنا اسکے بعد وہ شخص جب مکہ معظمہ پونہچا تمام قصہ اگبوٹ کے غرق مین آجانے اور اپنی التجا اور پھر اوسیوقت اس بلا سے نجات ملنے کا حضرت سلمہ اللہ تعالی کی خدمت مین عرض کیا آپ سُنکر چپ ہو رہے مگر خادم نے اُس شخص سے تمام کیفیت حضرت صاحب کی بیان کی اور پھر اُسنے تمام حضار جلسے کے سامنے تمام حال بیان کیا چنانچہ یہ قصہ تمام ولایت مین مشہور ہے

اور وہ شخص بھی زندہ ہین نہایت صالح شخص ہین (حکایت) مجھسے میرے دوست مولوی ۴۰
نور الحسن صاحب جو نہایت صالح شخص ہین بیان کرتے تھے کہ لکھنؤ مین حاجی عبد الرحیم صاحب ایک بزرگ تھے اکثر تنہائی پسند کرتے تھے جو لوگ اونسے ملنے جاتے چند منٹ کے بعد اونکو رخصت کر دیتے اور اکثر اوقات جذب مین رہتے ایکروز اونکے پاس ایک مولوی صاحب جو عمدۃ العلما زبدۃ العرفا مصداق العلما ورثۃ الانبیا حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث

تھانوی چشتی صابری رحمہ اللہ سے بیعت تھی اونکی خدمت مین حاضر ہوے حاجی صاحب ممدوح نے خلاف عادت اونکے ساتھ نہایت محبت کی اور بہت شفقت سے پیش آئے اور فرمایا دوست کی اولاد ہو اللہ تعالی مدارج مین ترقی کرے اونھون نے پوچھا آپ کے دوست کون بزرگ ہین فرمایا حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی جو اب مکہ معظمہ کو ہجرت فرما گئے ہین وہ میرے دوست ہین اور تم انکے پیر بھائی مولانا شیخ محمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ سے بیعت ہو اونھون نے پوچھا آپکا حاجی صاحب سے تعارف کیونکر ہوا فرمایا وہ تو روز تشریف لاتے ہین مین نے عرض کیا حضرت تو مجکو بھی ملا دیجیے فرمایا عصر مین آ جانا ملاقات ہو جائیگی انکو چونکہ شوق پابوسی غالب تھا اوسی وقت سے مسجد مین جا بیٹھے جب عصر کی نماز کا وقت آیا اور جماعت تیار ہو گئی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالے تشریف لائے اور امامت کی اور بعد نماز تسبیح پڑھنے بیٹھے تو انھون نے آگے بڑھکر مصافحہ کیا اور عرض کی حضرت میرے پیر کو مجکو دکھا دیجیے فرمایا آنکھین بند کر لو آنکھین بند کین تو دیکھا کہ حضرت مولانا کا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ہاتھ ہے اور ہر چہار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمراہ تشریف لیے چلے آتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر پوچھا یہ کون ہین مولانا رحمہ اللہ نے عرض کیا آپکا خادم ہے مجھسے تعلق رکھتا ہے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر ہاتھ رکھا اور انھون نے آنکھ کھولی تو حاجی صاحب قبلہ تشریف لیجا چکے تھے یہ نہایت بیتاب ہوے اور حاجی عبد الرحیم صاحب سے پھر زیارت کی استدعا کی فرمایا اللہ کو منظور ہو گا تو ہو جائیگی اپنا کام کیے جاؤ۔

مرویات مولانا محمد منیر صاحب نانوتوی

۱۴۱ (چہل و یکم) ایک سال مین مریض بخار تھا اور رائے اطباء تپ کہنہ کی تھی بقول شخصے مشہور ہے جہان مین بیمار کی ہوس ہر قسم کی اشیا کے کھانے کو طبیعت چاہتی تھی مگر والدہ مرحومہ لیت و لعل کر کے ٹالتی تھین کہ ہفتہ بھر صبر کرو پلاؤ میں چاول کا تمکو دینگے اوسی حالت مین حضرت امداد اللہ صاحب

تھانہ بھون سے تشریف لائے اور میری والدہ صاحبہ نے حضرت کی دعوت کی وقت تناول طعام حضرت نے ارشاد فرمایا کہ آؤ میاں منیر تم بھی کھاؤ مین نے عرض کیا کہ جناب مین مریض ہون والدہ صاحبہ اور طبیب روغن کھانیسے مانع ہین فرمایا کہ تم میرے پیالے مین سے کھانا انشاء اللہ کچھ ضرر ہنوگا مین حسب الحکم فوراً ہمراہ بیٹھ گیا اور جو دسترخوان پر تھا خوب شکم سیر ہوکر کھایا بعد فراغ حضرت نے فرمایا کہ بس اب تو خوش ہوئے مین نے عرض کیا کہ یا حضرت پیٹ تو ناک تک بھر گیا مگر نیت نہین بھری ایک وقت اور کہین شرکت ہو اتفاقیہ دوسرے وقت میری خالہ کے گھر دعوت ہوئی کیونکہ دونون صاحبہ حضرت سے مرید تھین حضرت نے مجھے بلایا مین نے مکرر ہمراہ کھانا شکم سیر ہوکر کھایا بعد مین پھر حضور نے فرمایا کہ اب کہو مین نے عرض کیا کہ اب نیت اور پیٹ دونون بھر گئے جہان مزاج مین آوے آپ کھانا کھاوین اوسکے بعد ببرکت انفاس حضرت مجکو کوئی ضرر نہین ہوا اور نہ مرض رہا فقط (چہل و دوم) ایک کرامت حضرت کی میان امیر احمد رامپوری کا مقدمات سے برات ہے کہ دریولا اظہر من الشمس ہے مکہ معظمہ مین فرمایا کہ تم ہندوستان کو جاؤ تمکو کوئی کچھ نہین کہیگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا ہے۔ فقط

مرویات مولوی محمد اسمٰعیل صاحب برادر مولانا احمد حسن صاحب مقیم کانپور

(چہل و سوم) حضرت مولانا احمد حسن صاحب نے فرمایا کہ اب جو مین حج کے لیے بیت اللہ شریف گیا تھا تو ایک صاحب سے ملاقات ہوئی اونھون نے اپنا قصہ سرگذشت بیان کیا کہ مین جب مدینہ منورہ مین گیا وہان چند روز تک رہا بعد چند روز کے حضرت سرور کائنات ختم الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو طواف مین دیکھا ارشاد ہوا کہ تم خاندان صابریہ کے مرید ہوجاؤ چنانچہ بحسب ارشاد مکہ معظمہ مین ایک بزرگ سے مرید ہوا اور حضرت حاجی صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا کرتا تھا ایک روز چونکہ بہت بے تکلفی ہوگئی تھی مین نے عرض کیا کہ حضرت مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہے کہ مکہ معظمہ سے ایک ایسا راستہ ہے کہ اگر انسان ظہر کی نماز پڑھکر جائے تو مدینہ طیبہ مین

عصر کی نماز پڑھکر مغرب کی نماز مکہ معظمہ مین واپس آکر پڑھ سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھائی مجھے تو
معلوم نہین چونکہ مین بہت بے تکلف تھا عرض کیا کہ جب آپکو یہ معلوم نہین تو یہان یعنی مکہ معظمہ مین رہنے کی
کون ضرورت تھی یکبک چلا آیا بعد چند روز کے حضرت حاجی صاحب رضی اللہ عنہ نے مجکو فرمایا کہ
آؤ حاجی جی ذرا سیر کرین میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک مین لیکر باہر چلے ایک پہاڑ پر چڑھے اور اوس سے
اوترتے ہی معاً نیچے مدینہ منورہ مین پہونچ گئے وہان نماز پڑھکر تیسری نماز مکہ معظمہ لوٹ آکر پڑھی
مین نے اپنے جی مین خیال خام کیا کہ اب تو راستہ معلوم ہو ہی گیا ہے ہمیشہ جایا کرینگے حاجی صاحب کی
کیا ضرورت ہے جب موافق اپنے خیال خام کے اوس راستے سے جانا چاہا پہاڑ پر چڑھا ہی نہین
جاتا فقیر (مولوی احمد حسن صاحب) نے کہا کہ بھئی ہم تو اتنا روپیہ خرچ کرکے مدینہ طیبہ مین گئے
اگر ہم کو پہلے سے معلوم ہوتا تو ہم بھی حضرت حاجی صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ سے عرض کرتے واللہ
اعلم بالصواب (چہل و چہارم) مین نے اپنے برادر معظم مولوی حاجی عبد الحمید صاحب سے سنا ہی ۴۴
کہ ایک دفعہ مولوی محب الدین صاحب فرماتے تھے کہ چونکہ حضرت حاجی صاحب عرصہ دراز سی
بوجہ ضعف بدن کے حج کرنیسے معذور تھے ہم نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ آج خاص یوم
عرفات ہے دیکھنا چاہیے حضرت کہان ہین انھون نے مراقب ہو کر دیکھا کہ حضرت جبل عرفات کی
نیچے تشریف رکھتے ہین ہم لوگون نے بعد کو عرض کیا کہ حضرت آپ یوم عرفات مین کہان تھے حضرت نے
فرمایا کہ کہین بھی نہین مکان پر تھا ہملوگون نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو فلان جگہ تشریف رکھتے تھے
حضرت نے فرمایا کہ یا اللہ لوگ کہین بھی نہین چھپا رہنے دیتے انتہی فقط

مرویات رسالہ شمائم امدادیہ حصہ اول[1] مؤلفہ جناب مولوی عبد الغنی صاحب بہاری عظیم آبادی مرحوم

(چہل و پنجم) ایک دن آپ[2] نے خواب دیکھا کہ مجلس اعلیٰ واقدس سرور عالم مرشد اتم صلی اللہ علیہ ۴۵
وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وسلم مین حاضر ہون۔ غایت رعب سے قدم آگے نہین پڑتا
ہے کہ ناگاہ میرے جد امجد حضرت حاجی حافظ بلاقی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میرا ہاتھ

[1] شمائم امدادیہ حصہ اول ترجمہ ہے نفحات مکیہ کا جسکو مولوی صاحب نے زبان فارسی مین لکھا تھا شمائم کی نسبت انکی طرف مجازی ہے باعتبار مضمون کے ۱۲ منہ

[2] یعنی حضرت حاجی صاحب نے ۱۲

پکڑکر حضور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین پونہچا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ لیکر حوالہ حضرت میانجیو صاحب چشتی قدس سرہ کے کردیا اور اوسوقت تک بعالم ظاہر حضرت میان جیو صاحب رحمہ اللہ تعالی سے کسی طرح کا تعارف نہ تھا بیان فرماتے ہین کہ جب مین بیدار ہوا عجب انتشار و حیرت مین مبتلا ہوا کہ یارب یہ کون بزرگوار ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اونکے ہاتھ مین دیا اور خود مجکو اونکے سپرد فرمایا۔ اسیطرح کئی سال گذر گئے کہ ایک دن حضرت استاذی مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادی رحمہ اللہ تعالی نے میرے اضطرار کو دیکھکر بکمال شفقت عنایت فرمایا کہ تم کیون پریشان ہوتے ہو۔ موضع لوہاری یہانسے قریب ہے وہان جاؤ اور حضرت میانجیو صاحب سے ملاقات کرو شاید مقصد دلی کو پونہچو اور اس حیص و بیص سے نجات پاؤ۔ جناب ایشان بیان فرماتے ہین کہ جسوقت حضرت مولانا سے مین نے یہ سنا متفکر ہوا اور دل مین سوچنے لگا کہ کیا کرون آخر بلالحاظ سواری وغیرہ مین نے فوراً راہ لوہاری کی لی۔ اور شدت سفر سے حیران و پریشان چلا جاتا تھا یہانتک کہ پیرونمین آبلے پڑ گئے بارے بکشش و کوشش آستانہ شریف پر حاضر ہوا اور جیسے ہی دور سے جمال باکمال جناب شان ملاحظہ کیا صورت انور کو کہ خواب مین دیکھا تھا بخوبی پہچانا اور محو خودرفتگی ہو گیا اور آپے سے گذر گیا اور افتان وخیزان اونکے حضور مین پونہچکر قدمون پر گر پڑا حضرت میانجیو صاحب قدس اللہ سرہ نے میرے سر کو اوٹھایا اور اپنے سینہ نور گنجینہ سے لگا لیا اور بکمال رحمت و عنایت فرمایا کہ تمکو اپنے خواب پر کامل وثوق و یقین ہے۔ یہ پہلی کرامت منجملہ کرامات حضرت میانجیو صاحب کی ظاہر ہوئی اور دل کو بکمال استحکام مائل خود کیا۔ (چہل و ششم) بیان فرماتے تھے کہ ایک دن بہت بھوک کی ۴۶
تکلیف مین ایک دوست سے کہ نہایت خلوص دلی رکھتا تھا چند روپے مین نے بطور قرض مانگے باوجود موجود ہونیکے انکار صاف کردیا۔ اوسکی اس ناالتفاتی سے تکدر و ملال دل مین پیدا ہوا چند منٹ گئے بعد تجلی توحید افعالی نے استعلا فرمایا اور معلوم ہوا کہ یہ فعل فاعل حقیقی سے متکون ہوا ہے اوسوقت سے خلوص اوس دوست کا زائد ہوا اور وہ تکدر مبدل بہ لطف ہو گیا۔

اس واقعہ کو چند ماہ گذرے تھے کہ مین مراقبے مین تھا سیدنا جبرئیل وسیدنا میکائیل علیہما السلام کو
بغایت جلال ملکانی ونہایت جمال نورانی سُنبل کاکل سیاہ کندھون پر ڈالے ہوے اور سبزہ
نہ اوگا ہوا دیکھا محو وخود رفتہ ہوگیا جو لذت کہ حاصل ہوئی احاطۂ بیان مین نہین آسکتی اور وہ
دونون تبسم کنان دزدیدہ نگاہ سے دیکھتے ہوے اوسیطرح چلے گئے اور کچھ نہ کہا راقم (مؤلف)
ہیچکارہ نے بخدمت حضرت ایشان قلبی وروحی فداہ عرض کیا کہ تعبیر دیکھنے ان فرشتگان اولوالعزم
کی کیا تھی ارشاد فرمایا کہ مرتبہ نزدیکی کا مجھپر ظاہر ہوا۔ کیونکہ دیکھنا جبرئیل کا بشارت اس امر کی ہے
کہ بفضلہ سبحانہ حصۂ وافر علم وتعلیم وارشاد وہدایت سے مجکو مرحمت ہوگا کہ یہ خدمت انکو تفویض
ہے اور دیکھنا میکائیل کا اشارہ ہے اسطرف کہ مایحتاج بہ فی الدنیا بے تکلف میسر آوے کہ قسمت
وتقسیم رزق کی حضرت میکائیل سے متعلق ہے۔ راقم ہیچمیرز (مؤلف) عرض کرتا ہے کہ فی الواقع
ایسا ہی ہوا۔ سائل چند منٹ مین ایک ادنی اشارہ حضرت ایشان سے صاحب حال ہوتا ہے۔
(چہل وہفتم) اور نیز حضرت مدظلہ العالی نے بیان فرمایا کہ اوسی زمانے مین مراقبے مین مینے ۴۷
حضرت شیخ الشیوخ خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا۔ قدسنا اللہ باسرارہ کہ فرماتے ہین کہ مین نے
تمھارے ہاتھ پر زر خطیر صرف کیا۔ یہ سُنکر مین رونے لگا اور عرض کیا کہ مین نے اسلیے قدم
شریف نہین پکڑے ہین اور مین قوت تحمل اس خدمت کی بھی نہین رکھتا ہون۔ ہان ایک قطرہ
بحار سینۂ باسکینۂ انوار گنجینۂ حضرت والا سے چاہتا ہون کہ سوائے معارف حضرت حق کے نہین
ہے حضرت خواجہ روح اللہ روحہ نے تسکین فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسوقت سے کوئی حاجت
ضروریہ دنیویہ تمھاری بند نرہیگی جسقدر ضرورت ہوگی بوجہ نیک رفع ہوجاوے گی۔ فالحمد للہ کہ اوسوقت
سے ایسا ہی ظہور مین آیا جیسا کہ حضرت خواجہ نور اللہ ضریحہ نے ارشاد فرمایا (چہل وہشتم) ۴۸
اور نیز اوسی دن خدمت اشہر فقرائے زمان صاحب تمکین وعرفان مولانا سید قطب علی جلال آبادی
قادری رحمہ اللہ تعالی مین بتقریب فاتحہ والدۂ ماجدۂ حضرت ممدوح گیا تھا حضرت سید صاحب
موصوف بکمال عنایت واخلاق پیش آئے اور فرمایا کہ مین خود آپ کے پاس ارادہ حاضری

رکھتا تھا تاکہ تمکو بشارت پونہچاؤن اور مبارکباد دون نسبت اوس واقعہ کے کہ جو مین نے دیکھا ہے یعنی مین نے عالم واقعہ مین تمام اولیا کو عموماً و حضرات خواجگان چشت کو خصوصاً دیکھا ذکر تمھارا ستا ایک صاحب نے اونہین سے تمھاری نسبت فرمایا کہ مصارف اونکے بہت ہین اور آمدنی اقل قلیل - اوسکے جواب مین بزرگان چشت نے فرمایا (قدس سرہم) کہ ہان ایسا ہی تھا لیکن فی الحال واسطے رفع مایحتاج بہ اونکے لیے وظیفہ مقرر کر دیا گیا ہے اب جسقدر کہ حاجت ہوگی عنایت ہوا کریگا - فالحمد للہ علی نوالہ کہ تب سے رفع ضروریات لاحقہ بلا تردد و تفکر غیب سے
ہوتا ہے - (چہل و نہم) مین نے ثقات سے سنا ہے کہ اوس زمانے مین کوئی شخص ایسا نہ تھا ۴۹
کہ آپ کے سامنے سے گزر کرتا اور متاثر نہ ہوتا اور اوسپر رعب نہ ہوتا پھر توجہ و التفات کی
حالت کا کیا ذکر - (پنجاہم) اور اوسی حالت ذوق و شوق مین سنہ ۱۲۶۰ ایک ہزار دو سو ساٹھ ۵۰
ہجری قدسی مین سید کائنات اشرف مخلوقات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ تم ہمارے پاس آؤ یہ خواب دیکھکر خواہش زیارت مدینہ طیبہ دل عشق منزل مین متمکن ہوئی یہان تک کہ بلا فکر زاد و راحلہ کے آپ نے عزم مدینہ منورہ کر دیا اور چل کھڑے ہوے - جب ایک گانون مین پونہچے آپ کے بھائیون نے کچھ زاد و راحلہ روانہ کیا حضور نے اوسکو بخوشی خاطر قبول کیا اور روانہ ہوے - یہان تک کہ پنجم ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۱ بارہ سو اکسٹھ ہجری کو بمقام بندر لیس کہ متصل بندر جدے سے کے ہے جہاز سے اوترے اور براہ راست عرفات کو
تشریف لے گئے اور جملہ ارکان حج بجا لائے - (پنجاہ و یکم) آپ مدینہ منورہ کو روانہ ۵۱
ہوے تو دلمین خیال آیا کہ اگر کوئی عامل کامل و عارف واصل بلا میری طلب کے اجازت پڑھنے درود تنجینا کی دیتا تو بہت اچھا ہوتا - بارے بفضلہ تعالی اوس جوار پاک شاہ لولاک مین پونہچے اور مشرف جواب صلوٰۃ و سلام حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام سے مشرف ہوے اور عارف خدا حضرت شاہ غلام مرتضی جھنجھانوی ثم المدنی سے ملاقات فرمائی اور اپنے شوق دلی کا نسبت قیام مدینہ منورہ کے اظہار فرمایا - حضرت شاہ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ابھی جاؤ

چندے صبر کرو پھر انشاء اللہ بیان بہت جلد آئیگے آور صاحب جذب و احسان حضرت مولانا مولوی
شاہ گل محمد خانصاحب رحمہ اللہ سے کہ متوطن قدیم رامپور رہتے اور عرصہ تیس سال سے مجاور روضہ
شریف تھے ملاقات کی اور اونکی خدمت سے بہت فوائد حاصل کیے اور خود حضرت خانصاحب
موصوف نے بلا ذکر و طلب اجازت درود تنجینا کی دی کہ ہر روز اگر ممکن ہو ایک ہزار بار
ورنہ تین سو ساٹھ بار پڑھا کرو اور اگر اسقدر مین بھی دقت ہو تو اکتالیس بار تو ضرور پڑھا کرو
اور ہرگز ناغہ نہونے پاوے کہ اسمین بہت سے فوائد ہین۔ راقم (مؤلف) کہتا ہے کہ حضرت نے
کمال خادم نوازی سے مجکو اوس درود شریف و دیگر فوائد کی اجازت عطا فرمائی اور فقیر نے
اسکو اپنا معمول کرلیا ہے۔ اور بہت کچھ فوائد پاتا ہے۔ اور درمیان روضۂ شریفہ و منبر کریمہ کہ
رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اوسکی شان ہے مراقبہ فرمایا معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قبر مقدس خود سے بصورت حضرت میانجیو صاحب قدس سرہ نکلے اور عمامہ لپٹا و تر اپنے
دست مبارک مین لیے ہوے تھے۔ میرے سر پر غایتِ شفقت سے رکھدیا اور کچھ نہ فرمایا
اور واپس تشریف لیگئے۔ راقم مسکین کہتا ہے کہ یہ عبارت ہے اجازت مطلقہ آنجناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے آور پیچیدہ و تر ہونا عمامہ کا اشارہ ہے طرف سلوک بعد جذب و تمکین
۵۲ بعد تلوین و بقا بعد فنا کے و نیز یہ مجموعہ اشارہ اجازت و واپسی وطن کا ہے (پنجاہ و دوم)
بعد ازانکہ بفضلہ تعالی سفر حج سے بعافیت تمام ۱۲۶۲ بارہ سو باسٹھ ہجری مین وطن کو معاودت
فرمائی لوگون نے اصرار و کوشش واسطے بیعت لینے کی کرنا شروع کیا اولاً جناب ایشان نے
انکار فرمایا اور چندے اسپر اقدام نفرمایا۔ کیونکہ انتظار حکم و اجازت غیبی کا تھا۔ یہان تک کہ
ایکبار تھانہ بھون مین خواب دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مع خلفای راشدین
و دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم تشریف رکھتے ہین۔ اور حضور موصوف کی عنایت و شفقت
بے انتہا اپنے حال پر مبذول دیکھی۔ و نیز دیکھا کہ زوجہ شیخ فدا حسین والدہ حافظ احمد حسین
مہاجر و امین حجاج مقیم مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و کرامۃً۔ براے حضرت ایشان اپنے مکان مین

کھانا پکا رہی ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون مرحومہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو
اوٹھ تا کہ مین مہمانان امداد اللہ کے واسطے کھانا پکاؤن کہ اونکے مہمان علما ہین۔ یہ خواب بشارت
تھی اجازت لینے بیعت کی اور اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ اوسدن سے ہجوم علما و طلبا ء زیادہ
سے زیادہ ہوا۔ پھر دوبارہ اشارت غیبی اس بشارت غیبی کی تائید مین ہوئی۔ (پنجاہ و سوم) ۵۳
اور مین نے ثقات سے سنا ہے کہ مستقل مزاجون کو حلقہ توجہ حضرت ایشان مین ضبط آہ و نالہ و گریہ
و بکا کرنا امکان مین نہ تھا تو ناقصون کا کیا ذکر مجلس شریف ہر دم و ہر آن گرم رہتی تھی۔ اور جو
کوئی شخص دو چار منٹ کو بغرض ضرورت دنیاوی یا دینی حاضر خدمت بابرکت ہوتا تھا کچھ نہ کچھ
حاصل کرتا تھا و نعم ما قیل ؎ وللارض من کاس الکرام نصیب ۔ (پنجاہ و چہارم)۔ اور اسی ۵۴
درمیان مین غایت جوش دلی سے خیال ہجرت دل عرش منزل مین جمنے لگا اور حلقہ نشینان کو
ایک کیفیت معلوم ہونے لگی لیکن حکم غیبی سے چارہ نہ تھا اور وہ ارادہ قوت سے فعل مین آتا
تھا یہانتک کہ زمانہ غدر ہندوستان مین مشیت حق سبحانہ تعالی اسپر متوجہ ہوئی اور یہ آرزوے
دیرینہ کہ مدت دراز سے کانون سینے مین شعلہ زن تھی سنہ ۱۲۷۶ھ بارہ سو چھہتر ہجری قدسی مین ظاہر
ہوئی۔ (پنجاہ و پنجم) اور پچاس اور کئی سال حضرت ایشان نے تجرد مین بسر کیے اور مشغولی حضرت ۵۵
حق سبحانہ تعالی مین مصروف رہے بعد ازان اشارت غیبی پہونچی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی تمام سنتون مین ایک نور خاص و فیض خاص ہے عارف کو نہ چاہیے کہ کوئی ایک سنت
نبویہ صلی اللہ علی صاحبہا سے دوری اختیار کرے کہ اوسمین نقصان ہوگا اور منجملہ سنن سنیہ و موکدہ
کے نکاح ہے اسکو بجا لاؤ اور انوار برکات اس سنت کے حاصل کرو جب یہ اشارت غیبی
صادر ہوئی ارباب اخلاص و ارادت نے بھی الحاح و خواہش کی اور مبالغہ حد سے زیادہ
کیا یہانتک کہ مرحومہ مہاجرہ بی بی لوزن صاحبہ کلکتویہ زوجہ سید حیدر علی مہاجر بنارسی مرحوم نے
کو مستر شدہ خاص حضرت ایشان تھین باصرار تمام سنہ ۱۲۸۲ھ بارہ سو بیاسی ہجری مین اکیسوین
رمضان کو اپنی نواسی حضرت بی بی خدیجہ صاحبہ بنت مرحومی حاجی شفاعت خان رامپوری کو

کہ بے مادر و پدر تھین اور اونھین نانی نے پرورش کیا تھا جبالہٴ نکاح حضرت ایشان مین بعوض
مہر ساٹھ ریال فرانسی کہ مبلغ ایک سو چوبیس روپے کچھ زیادہ سکہ ہندی سے ہوتے ہین دیا۔
۵۶ (پنجاہ و ششم) ہنگام قیام رباط اسمٰعیل سیٹھ اوسکے لڑکے سے بعض باتین خلاف طبع مبارک
ہوئین۔ اسوجہ سے آپ نے وہان کا قیام ترک کرکے رُخ توجہ بحضور باریتعالی کیا۔ انھی ایام
مین کبھی کی تحریک کے ایک حکمنامہ بتاکید ریاست حیدرآباد سے وہان کے وکلا کے نام پونچا
کہ منجملہ دو مکانات ریاست کے جو مکان وجگہ کہ آپ پسند فرمائین اوسکی کنجی خدام حضرت کے
سپرد کردی جاوے۔ چنانچہ وکلاے ریاست نے بڑی التجا سے یہ کیفیت حضور مین عرض کی اور
ایک مکان کی کنجی حوالہٴ ملازمان عالی کردی۔ ابھی تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ ایک مخلص نے ایک
مکان مستقل حارۃ الباب مین خرید کرکے حضرت ایشان کے نذر کیا۔ (پنجاہ و ہفتم) قبل ترمیم نہر
۵۷ زبیدہ خاتون جیسی کچھ قلت پانی کی مکے مین تھی ظاہر ہے۔ یہان تک کہ ایام حج مین ایک مشک
ایک روپیہ دو روپیہ سے کم نہ آتی تھی اوسمین بھی بہت سخت دقت اوٹھانا پڑتی تھی اور غیر
ایام حج مین انتہائی درجہ ایک روپیہ مین دو مشک آتی تھین بالخصوص محلہٴ حارۃ الباب مین
آب شیرین حکم چشمہٴ حیات رکھتا تھا جب حضرت نے اس محلے مین قیام فرمایا اور دقت پانی کی
ملاحظہ فرمائی۔ حضور حق سبحانہ وتعالی مین دعا فرمائی۔ چند دن نہ گذرے تھے کہ مجلس شوری
ترمیم نہر زبیدہ منعقد ہوئی اور اول جس شخص نے اوس مجلس مین چندہ داخل فرمایا ذات والا
حضرت ایشان تھی خلاصہ یہ کہ کام جاری ہوکر کوچے مین اور دروازہٴ حضرت پر چشمہ پانی کا
۵۸ جاری ہوگیا۔ (پنجاہ و ہشتم) اوسی زمانے مین ایک مہندس نے آپ کے قرب مین ایک مکان
تعمیر کیا اور اوسمین ایک غرفہ رکھا کہ جس سے حضرت کے دولتخانہ کی بے پردگی ہوتی تھی اور
انواع و اقسام کے ظلم و جبر خدمت شریف مین کرتا تھا اور آپ کی طرف سے اپنے دلمین
عناد رکھتا تھا حضرت نے ایک شخص کے ذریعے سے کلمۃ الخیر تبلیغ فرمایا لیکن اوسنے کچھ خیال
نہ کیا بلکہ کلمات بیہودہ زبان پر لایا۔ لوگون نے یہ واقعہ حضرت سے عرض کیا اور اکثر احباب کی

راے ہوئی کہ حاکم وقت کے یہان استغاثہ کیا جاے بجواب اوسکے حضرت ایشان نے ارشاد فرمایا کہ میرا استغاثہ حاکم حقیقی کے یہان ہے حکام مجازی کے آگے درخواست کرنا درست نہین ہے ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ تیغ برہنہ اہل چشت نے اوسپر گذر کیا اور باوجود اعزاز بلیغ واعتبار عظیم بلاوجہ ظاہری اپنے منصب وعہدے سے علیحدہ کردیا گیا اور ایسی ذلت وخواری مین مبتلا ہوا کہ اللہ کسی کو نہ دکھاوے بیشک سچ کہا ہے کہ خواجگان چشت علیہم الرحمۃ نے اپنی تلوار بے نیام کرکے لٹکا رکھی ہے اور کسی پر اسکا وار نہین کیا جاتا مگر جو کوئی اوس سے لگ اور چھیڑ کر نکلتا ہے اپنی کرنی کو بھرتا ہے

بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات * با دردکشان ہرکہ درافتاد برافتاد *

مرویات رسالہ شمائل امدادیہ حصہ دوم مؤلفہ یکے از خدام

59 (پنجاہ ونہم) فرمایا کہ ضیاء القلوب کو مین نے نو جزو مین لکھا تھا چار جزو کی اجازت ملی
60 اور پانچ جزو کہ ثمرات مین تھے ممنوع الاظہار والافشا ہوگئے۔ (شصتم) فرمایا ایک آدمی خاندان
نقشبندیہ مین مرید تھا لیکن اوسکی طبیعت ذکر بالجہر سے مناسب تھی اور ذکر جہر سے اوسکو لذت ملتی تھی اوسکے مرشد نے تلقین ذکر خفی کی کی ترک جہر سے انقباض ہوگیا اور وہ لذت جو حاصل ہوئی تھی جاتی رہی مجھسے اپنا حال بیان کیا مین نے کہا کہ ہر شخص کو ایک ذکر مخصوص سے مناسبت ہوتی ہے بعض کو خفی سے بعض کو جلی سے بعض کو خیال وتصور سے تمھارے لیے ذکر جلی مناسب ہے نہ خفی اوسنے مرشد کی تعلیم کا عذر کیا مین نے جواب دیا کہ جب یہ عذر تھا تب عرض حال کیا ضرور تھا جب مدینہ منورہ مین پہونچے ایک برادر ارشادی کے پاس اونکے حسب درخواست ضیاء القلوب نقل کے واسطے لے گیا۔ وہ ایسے بزرگ تھے کہ انکا ذکر نفی واثبات اس درجہ پر پہونچ گیا تھا کہ جب لا اِلٰہ کہتے تاریکی ہوجاتی اور چادر وغیرہ کچھ نہ رہتی سب فنا ہوجاتی اور جب الا اللہ کہتے ایک نور ظاہر ہوتا۔ یہ دونون کیفیت معلوم ہوتی تھین۔ ایک شخص یہ حالت دیکھکر متحیر رہتا تھا جب تحقیق کیا امر واقعی دریافت ہوا

کہ یہ آثار ذکران حضرت کا ہی غرضکہ اونھون نے ضیاء القلوب لیکر اون نقشبندی کو داسطے نقل کے
دی ہنگام نقل فیض ظاہر ہوا اور انبساط حاصل ہوا شکریہ بجالائے اور ضیاء القلوب اپنے واسطے
۶۱ نقل کی +۔ (شصت و یکم) فرمایا کہ بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ بزرگون کے حالات کی
چھان بین مین رہتے ہین یہ امر مذموم اور ممنوع ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
بزرگون کے حضور مین اپنے دل کی نگہداشت کرنا چاہیے ع پیش اہل دل نگہدارید دل +
ایک دن ایک صاحب میرے پاس آئے اور اپنی نسبت سے میرا تفتیش حال کرنے لگے مین نے
کہا کہ یہ امر بہت برا ہے اہل نسبت اگر اپنی پونجی چھپانا چاہے تو پتہ بھی نہ لگنے دے۔ یہ سنکر
۶۲ میرے زانو پکڑ لیے اور عذر کرنے لگے (شصت و دوم) اور فرمایا کہ جو کچھ مثنوی مین ہے اوسکی
۶۳ تعلیم روحانی مجکو حضرت مولانا روم نے فرمائی ہے۔ (شصت و سوم) فرمایا کہ ایک شخص
محب اللہ کہ پہلے قوم ہنود سے تھا مجاہدہ کیا کرتا تھا اور معنی توحید کے پوچھا کرتا تھا اور کسی طرح
اوسکا مطلب حاصل نہ ہوتا تھا میرے پاس آیا اور کیفیت بیان کی اثنائے گفتگو مین ایک لفظ
زبان سے نکل گئی اور وہی مطلب تھا اوسنے درخواست اسلام کی مین نے فوراً مقراض لیکر اوسکے
سر کے بال تراش کر داخل اسلام کیا اور اوسنے قبل اسلام اتنی محنت کی تھی کہ چودہ طبق تک نظر
پہونچتی تھی بعدہ پہاڑ پر چلا گیا تھوڑے دنون بعد زیارت سے مشرف ہوا اور پھر چلا گیا اوس کو
پہاڑ کے ساتھ نسبت ہوئی اور وہان کے راجہ و والیان ملک اوسکے بڑے معتقد ہوے۔
۶۴ (شصت و چہارم) فرمایا کہ ایک طالب ایک بزرگ سے تعلق و نسبت رکھتا تھا میرے پاس آیا
اوسکے مرشد نے چونکہ ایک لطیفہ مین کچھ صفائی حاصل کی تھی دوسرے مین مشغول کر کے مرید کو سیر لطائف
مین ڈال رکھا تھا مینے کہا کہ اپنے پیر سے کہو کہ بہت اچھی طرح سے پہلے ایک لطیفہ کی صفائی کی
کوشش کرین تو ذرا سی توجہ سے تمام لطائف مین صفائی ہو جاوے جب صفائی قلب حاصل ہو ویگی
۶۵ تمام جسم و تمام لطائف کی اصلاح ہو جائیگی (شصت و پنجم) فرمایا کہ اس شعر مین مجھے خلجان تھا ؎
علم حق در علم صوفی گم شود + این سخن کے باور مردم شود + حضرت مولانا روم کو عالم معاملے مین

دیکھا فرمایا کہ ملکی اعظم من ملک القدوس بایزید کا ہے تمنے نہین سنا اوس مین غور کرو فوراً معنے شعر کے
سمجھ مین آگئے ملک بایزید کا خدا کا ہے اور ملک خدا تمام کائنات ہے اور خدا اعظم ہے سب سے پس
ملک اعظم من ملک اللہ کے معنے حاصل ہوگئے اور یہی معنے شعر کے ہین علم صوفی خدا ہے (حق) اور علم خدا
تمام مخلوقات کہ مظہر اوس کے علم کی ہے پس حق کے مقابلے مین مخلوقات کیا چیز ہے (شصت و ششم) ۶۶
فرمایا کہ ایک دن مین پیشاب کرتا تھا ایک نور چارون طرف سے محیط ہوگیا اور تجلی
نمودار ہوئی غیب سے القا ہوا کہ لاحول پڑھ چونکہ اس حالت (پیشاب کرنے کی) مین معذور (زبان
سے پڑھنے مین) تھا اپنے دل مین لاحول کہا (نور) غائب ہوگیا (شصت و ہفتم) فرمایا کہ بعضے ۶۷
لوگ ہماری قافلے مین ایسے موجود ہین کہ اپنے دل مین (کچھ بات) خیال کرتے ہین اور کہتے ہین (دل ہی
مین) کہ اگر یہ حضرت صاحب قبلہ مد فیضہم مطلع ہوکر تبلاوین تو البتہ شیخ ہین بزرگون کا امتحان لینا بے ادبی
ہے اونکو کیا ضرورت ہے کہ تمہارے دل کا حال بیان کرین بزرگون کی حضور مین چاہیے کہ کاسہ
دل کو خالی آگے رکھ کے تمنا وارزو اخذ فیض کی کرین شاید کچھ حاصل ہوجاوے۔ (شصت و ہشتم) ۶۸
فرمایا کہ مین نے وقت تہجد کے ایک شخص قوی ہیکل زشت رو کو دیکھا کہ داہنی طرف سے آکر مجھپر حملہ کرنا چاہا
ناگاہ دو آدمی آئے اور اُسکو پکڑ لے گئے اوس کے بعد دیکھا کہ دو آدمی اور بائین طرف سے مجھکو ایذا پونہچانا چاہتے
ہین مین نے اون کو جھڑک دیا وہ غائب ہوگئے ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور کے دشمن ذلیل ہونگے فرمایا
نفس و شیطان یہی دشمن ہین شاید یہی رہے ہون اور اگر کوئی بلاوجہ میرے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا
خود اُسپر اولٹ پڑیگا۔ (شصت و نہم) فرمایا کہ جب مین (حضرت صاحب) پہلے مکہ آیا تو نوبت فاقونکی ۶۹
پہونچ گئی کئی کئی دن تک اتفاق کھانے کا نہین ہوتا تھا مین نے عرض کیا کہ بار الٰہا مجھ مین طاقت امتحان
نہین ہے بعدہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا کہ فرماتے ہین کہ لاکھون روپیہ کا خرچ تمہارے ہاتھون تقرر
ہوگا مین نے عرض کیا کہ اس مہم کی طاقت نہین رکھتا ہنسکر فرمایا کہ تمہاری حاجت بند نہین رہنے کی اوسوقت
تمہیں خرچ ماہانہ کا اقل مرتبہ سو روپیہ ہے خدا اپنے خزانہ رحمت سے پونہچاتا ہے (ہفتادم) ایکدن ۷۰
فرمایا کہ یہ مکان جسمین میری نشست ہے نشستگاہ حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

۷۱ (ہفتاد و یکم) فرمایا کہ جب حالت ظاہری فرش و فروش و تکیون سے درست تھی سب تونگر سمجھکر قصد
اعطانہ کرتے تھے اوس وقت بکثرت زیارت انبیاء و اولیاء و ملائکہ سے مشرف ہوتا تھا بھوک عجیب چیز ہے
۷۲ (ہفتاد و دوم) فرمایا مومن خان دہلوی، مجھسے بہت اعتقاد رکھتے تھے مین نے پوچھا کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ
مثنوی کی نظم سست ہے جواب دیا کہ کوئی جاہل کہتا ہوگا اساتذہ کے نزدیک مثنوی سند ہے۔ بعد انتقال
۷۳ خانصاحب کے لوگ حسب وصیت اونکی قبر پر گئے اونکا حال عمدہ پایا۔ (ہفتاد و سوم) فرمایا کہ حافظ غلام
مرتضی صاحب علیہ جذب مین لوگون کو پتھر مارتے تھے اور جب مین حاضر ہوتا تھا شفقت فرماتے اور
بشارت دیتے تھے کہ توحید تمپر منکشف ہوگی

مرویات رسالہ شمائل امدادیہ حصہ سوم مولفہ مولانا احمد حسن صاحب سلمہم اللہ تعالے

۷۴ (ہفتاد و چہارم) فرمایا کہ جب مین اول اول مکہ مکرمہ آیا فقر و فاقہ کی یہانتک نوبت پونچی کہ نو روز تک بجز زمزم
شریف کے کچھ نہ ملا تین چار دن کے بعد بعض احباب سے قرض مانگا اونھون نے باوجود وسعت انکار کیا مجھے معلوم ہوا
کہ یہ امتحان ہے پس عہد کرلیا کہ اب قرض بھی نہ لونگا اور ضعف سے یہ حالت تھی کہ نشست و برخاست دشوار
تھی آخر نوین دن حضرت خواجہ اجمیری عالم واقعہ مین تشریف لائے اور فرمایا کہ ای امداد اللہ تمکو بہت تکالیف
اٹھانے پڑے اب تیرے ہاتھ پر لاکھون روپیہ کا خرچ مقرر کیا جاتا ہے مینے انکار کیا کہ یہ امانت بہت سخت ہے ارشاد
ہوا کہ اچھا تمہاری مرضی مگر اب مایحتاج خرچ تمھین ملا کریگا تب سے بلامنت دیگرے مصارف ورزمرہ چلتے مین
۷۵ (ہفتاد و پنجم) فرمایا کہ ایک مرتبہ مین اور حافظ ضامن صاحب تھانہ سے رامپور یا نوتہ جارہے تھے جب جلال آباد
پونچے خیال آیا کہ اگر شاہ جمال صاحب مجذوب سے ملاقات ہوجاے تو بہت اچھا ہو اوسی وقت (مجذوب صاحب) ایک
۷۶ گلی سے نکل کر ہنستے ہوے سامنے آگئے (ہفتاد و ششم) فرمایا کہ ایک دفعہ میرے حوالی قلب مین بشدت درد تھا اور
حالت مین بعض اوقات مجھے قہقہہ شروع ہوجاتا تھا اگرچہ شدت قہقہہ سے درد زیادہ ہوجاتا تھا مگر مین مجبور تھا
۷۷ روک نہ سکتا تھا۔ (ہفتاد و ہفتم) فرمایا کہ جو مزہ مین نے فقر و فاقہ مین دیکھا اور اُس مین میرے مراتب کی ترقی ہوئی
اور انبیاء علیہم السلام و ملائک مقربین کی زیارت ہوئی اور انوار و تجلیات مجھپر نازل ہوے وہ امور پھر فراغت مین میسر نہوے

۷۸ (ہفتاد و ہشتم) فرمایا حضرت صاحب نے کہ مین نے حضرت کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اُٹھایا جو حالت حیات مین
۷۹ اُٹھایا تھا (ہفتاد و نہم) فرمایا کہ میرے بڑے بھائی شیخ ذوالفقار علی صاحب جب ملک پنجاب سے واپس آئے اور
مجکو اوراد کا شائق پایا۔ فرمانے لگے کہ مجکو ایک فقیر نے ایک عمل بتلایا ہے تم سیکھ لو مین نے اوسکو اون سے
لیلیا ایک مرتبہ میرا دہلی جانا ہوا وہان عبداللہ مسند نشین درگاہ حضرت صابر بخش نے تقریب عرس مین مجھکو
بلوایا اونکی اپنے مرید کا ہاتھی سواری کو بھیجا جب مین اونکے مکان پر پہنچا تو دیکھا کہ لوگ بڑی شان و شوکت سے
جمع ہین مین فقیرانہ حالت سے گیا تھا مجکو دیکھتے ہی تمام لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے اور دست بوسی کر کی مسند صدر پر بٹھایا
مجکو بڑا تعجب تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے جب رات کو وظیفہ پڑھنے لگا تب خیال ہوا کہ یہ سب اسی وظیفہ کا اثر ہے خواب
مین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ اس اعزاز سے کیا حاصل مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس عمل سے ناراض ہین اوسی وقت
۸۰ ترک کر دیا پھر نہین پڑھا (ہشتادم) فرمایا کہ مین نے ایکبار حضرت پیر و مرشد کی شان مین ایک مخمس کہا
چونکہ مجھ مین تاب سنانے کی نتھی کسی اور کی معرفت حضرت کو سنوایا آپ نے فرمایا کہ خدا و رسول کی صفت و ثنا
بیان کرنا چاہیے مینے عرض کیا کہ مین نے غیر خدا و رسول کی مدح نہین کی تیسرے روز حضرت نے فرمایا کہ شاہ عبدالرحیم
صاحب نے تمکو سرخ رنگ کا جوڑا عنایت کیا ہے گویا وہ خلعت صلہ اوس مخمس کا تھا۔ فرمایا کہ کپڑے رنگین سرخ
کنایہ دوام کا ہوتے ہین ایک مرتبہ محبوبیت دوم شہادت محبوبیت کا مرتبہ تو بڑے لوگونکو ملتا ہے ہم کہان اوسکے
مستحق ہو سکتے ہین۔ البتہ مرتبہ شہادت عطا ہو تو بعید نہین۔ (یہ محض آپکا انکسار ہے ورنہ رتبہ محبوبیت مین
کیا کلام ہے تمام مخلوق عوام و خواص کا آپ کو بنظر محبت دیکھنا اسکی دلیل ہے جیسا کہ صحاح ستہ مین حدیث
وارد ہے کہ جب خدا کسیکو اپنا محبوب بناتا ہے جبرئیل امین سے کہتا ہے کہ مینے فلان شخص کو اپنا محبوب بنایا ہے
تم اسکو اپنا محبوب سمجھو اور آسمان و زمین مین اوسکی محبوبیت کی منادی کر دو پھر تمام مخلوق اوس سے بنظر
محبت پیش آتی ہے)۔ (ہشتاد و یکم) فرمایا کہ ایکبار مجھے ایک مشکل تھی اور حل نہوتی تھی مین نے حطیم مین کھڑے
ہو کر کہا کہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم زیادہ اولیاء اللہ کے یہان رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہین
ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو یہ کہکر مین نے نماز نفل شروع کر دی میری نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کالا
سا آیا اور وہ بھی پاس ہی نماز مین مصروف ہو گیا اوس کے آنے سے میری مشکل حل ہو گئی جب مینے

۸۲ نماز ختم کی وہ بھی سلام پھیر کر چلا گیا - (ہشتاد و دوم) فرمایا کہ مطاف مین بعض وقت ایسے لوگ
ہوتے ہین کہ اونکے انوار مین طواف کرنا مشکل ہو جاتا ہے یہی دل چاہتا ہے کہ اونکے انوار و تجلیات
کو دیکھا کرے اور بعض وقت ایسی ظلمت افعال شنیعہ طائفین کی ہوتی ہے کہ قلب مکدر ہو جاتا ہے اور
۸۳ طواف مین لذت و حظ نہین آتا - (ہشتاد و سوم) فرمایا کہ حافظ غلام مرتضی مجذوب مقیم پانی پت
سالک مجذوب تھے حالت سلوک مین اونکو جذب ہو گیا تھا ہماری بستی مین اکثر آیا کرتے تھے
ایکبار غل ہوا کہ غلام مرتضی پتھر مار رہے ہین مین اونکے پاس گیا مجکو دیکھکر اونھون نے پتھر
مارنا چھوڑ دیے اور مجھے قریب بلایا میرے ہاتھ مین کوئی کتاب عشق کی تھی اوسکے اوراق
کھلوائے گئے جب یہ شعر نظر پڑا ؎ عشق اول عشق آخر عشق کل ٭ عشق شاخ و عشق نخل
و عشق گل ٭ مجکو اشارہ کیا اور بشارت غایۃ توحید کی دی فرمایا کہ جو اسرار توحید میری زبان سے
۸۴ بیساختہ نکلجاتے ہین یہ اوسی بشارت کا ثمرہ ہے - ہشتاد و چہارم فرمایا کہ ایک دفعہ مین صحرا مین
پھر رہا تھا ایک جھاڑی مین کچھ آثار آدمی کے معلوم ہوئے غور کرنیسے معلوم ہوا کہ وہی مجذوب
صاحب ہین مجکو دیکھکر بیٹھ گئے مین بھی بیٹھ گیا مجکو توجہ جذب کی دینا شروع کی جب مجھے آثار
جذب معلوم ہونے لگے مین نے حضرت پیر و مرشد کا تصور کیا اوسی وقت حضرت میرے اور اونکے
درمیان حائل ہو گئے مجذوب صاحب تبسم کرنے لگے مین نے عرض کیا کہ تمھاری طرح مجکو
۸۵ دیوانگی پسند نہین ہے - (ہشتاد و پنجم) فرمایا کہ ایک بار مین اون مجذوب کے پاس گیا میرے
پاس ایک لنگی تھی فرمانے لگے کہ اسکو بچھا دو مولوی قلندر صاحب مع اپنے معشوق کے آتے ہین
مینے پوچھا مولوی صاحب کہان ہین فرمایا ابھی آتے ہین تھوڑی دیر مین مولوی قلندر صاحب مع محمد حسین
صاحب کے کہ اونسے محبت کرتے تھے آئے مجذوب صاحب نے اونکو میری لنگی پر بٹھانا چاہا مولوی صاحب نے
انکار کر کے کہا کہ مجھسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرانا چاہتے ہو مجذوب صاحب مولوی
قلندر صاحب کی بڑی تعظیم کرتے تھے حتی کہ اگر ننگے ہوتے تو اوسی وقت کمل اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتے تھے
اسکا سبب تھا کہ مولانا قلندر صاحب کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت حضوری تھی

ہشتاد و ششم) فرمایا کہ اسی سال ایک شخص محمود رافع نام باشندۂ طرابلس نے ہمراہی مولوی عبدالوہاب صاحب 86
میرے پاس آکر استدعاے بیعت کی اور بیان کیا کہ میرے والد مفتی عبدالغنی صاحب نے مجھے خواب مین
حکم دیا ہے کہ تم مکہ مکرمہ مین بیٹھے کیا کرتے ہو۔ حاجی امداد اللہ صاحب سے بیعت کیون نہین کرتے
(ہشتاد و ہفتم) فرمایا کہ مین حرم مین بیٹھا تھا ایک شخص مسمے عبدالرحمن باشندۂ آسام میرے قدمون پر آگر 87
گرا اور کہنے لگا کہ میرے والد اولیاے کرام سے تھے مجکو آپکی صورت مقدس دکھا کر حکم دیا ہے
کہ آپ سے بیعت کرو اسی حلیۂ خواب کو آپ سے موافق پاکر حاضر ہوا ہون (ہشتاد و ہشتم) محبوب علی 88
نقاش نے آکر عرض کیا کہ ہمارا آگبوٹ تباہی مین تھا مین مراقب ہو کر آپ سے ملتجی ہوا آپ نے
مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکالدیا (ہشتاد و نہم) مولوی غلام حسین صاحب نے مکہ معظمہ 89
مین خواب دیکھا کہ ایک مجمع مین حضرت صاحب کا ایک مرید کہہ رہا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حاجی صاحب دیگر اولیاء سے سبقت لے گئے ہین (نودم) فرمایا 90
کہ رامپور مین ایک شخص یوسف نام میرے مرید رہتے تھے اونکو کسی سے عشق تھا اتفاقاً میرا وہان
جانا ہوا میری طبیعت مین گرمی غالب تھی مین نے اون سے کہا کہ جس صورت پر تم عاشق ہو وہ یہان
بھی موجود ہے یہ سنتے ہی حال اوسکا بدل گیا اور پہلی محبت محو ہو کر جدید محبت پیدا ہو گئی جبتک
میرا قیام رامپور مین رہا مجھے ہر وقت دیکھتے رہتے تھے۔ جب مین مکان چلا آیا تو وہ اکثر وہان
آتے تھوڑے دن رہکر چلے جاتے تھے (نود و یکم) فرمایا کہ اکثر لوگ ناشکری کی وجہ سے محروم 91
رہتے ہین کہتے ہین کہ ذکر و شغل کرتے ہین اور کچھ حاصل نہین ہوتا حالانکہ خدا کی لو مین لگ جانا
اوسکی یاد مین مشغول ہونا بڑی نعمت ہے اگر خداوند کریم خود جذب نفرماتا تو کوئی کیسے اوسکی
یاد کرتا بندہ کو اوسکی بندگی کرنا چاہیے خداوندی خدا کے اختیار مین ہے اس سے پہلے رات
کو حرم شریف مین بعض لوگون نے شکایتاً آپسمین ذکر کیا تھا کہ حضرت ہمارے حال پر کچھ توجہ
نہین فرماتے صبح کو حضرت نے اونھین سے مخاطب ہو کر یہ راز فرمادیا (نود و دوم) منشی عبیداللہ 92
خادم خاص حضرت صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت کو بیماری لاحق تھی اوس وجہ سے

بالاخانے پر تشریف نہ لیجاتے تھے اسی دیوانخانے مین رہتے تھے۔ تین مہینے کامل یہی حالت
رہی اکثر ذکر جہر بآواز بلند کرتے تھے مولوی اسمعیل صاحب کو جب معلوم ہوا اونھون نے عرض
کیا کہ ذکر جہر بشدت اس مرض مین مضر ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر نہین ہے کہ مینے کیا
ذکر کیا اور کس کیفیت سے۔ اوسی حالت مین اکثر آپ کو شدت سے غشی بھی آتی تھی مگر لوگ
بوجہ ادب کے نہ دریافت کرسکتے تھے۔ ایکبار خود حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجھے اپنے اعمال کی
پاداش نظر آجاتی ہے وہ ہنساتی ہے اور نیز عاشق کو رنج و راحت مرض و صحت دونون یکسان
۹۳ ہین جو لطف و مزہ یار کے انعام و اکرام مین ہے وہی لطف وچین اوسکے قہر و ایذا مین ہے (نود و سوم)
تعبیر رویا کا بیان تھا فرمایا کہ ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ ایک آدمی مرگیا اوسکا جنازہ حرم شریف
مین آیا اور لوگون کا اوسکے گرد مجمع ہے مین نے اوسکی تعبیر کردی کہ دنیا مین اس جنازیکا بہت
کچھ عروج ہوگا چند سال بعد اوسکا ایسا عروج ہوا کہ کسی ہندی کا مکہ معظمہ مین ایسا عروج نہوا تھا حتی
۹۴ کہ شیخ الہنود ہوا اور شرفاے عرب مین اوسکی بہت تعظیم و توقیر ہوئی (نود و چہارم) فرمایا کہ جب مین قصبہ
پنجلاسہ مین تھا میرے قلب مین گرمی کا جوش تھا اکثر مین تھا رہتا تھا ایکبار باہر آکر بیٹھ گیا وہان ایک
آدمی گانون کا رہنے والا ذکر و شغل کرتا تھا اوسپر جو اثر پڑا تو تڑپنے لگا حتی کہ اوس جگہ ایک کمہار کا آوا تھا
اوس مین جا گرا لوگون مین شور و غل مچ گیا لیکن تڑپتے تڑپتے وہ باہر نکل آیا اور کچھ ضرر نہ پہونچا
۹۵ اس واقعے کا اس نواح مین بڑا شہرہ ہوگیا (نود و پنجم) فرمایا کہ جب یہ فقیر پنجلاسہ مین مقیم تھا میرے
چچا پیر عبد اللہ خان کے رشتہ دار امام الدین خان کی چچی پر اللہ بخش گنگوہی کا خلل تھا جب
جھاڑ پھونک سے کچھ فائدہ نہوا تو اور کہین لیجانے کا ارادہ ہوا چچا مانع ہوئے اور فرمایا کہ انکو حاجی
میان کی مرید کرادو امام الدین وغیرہ اکثر میرے حلقے مین بیٹھتے تھے ایکدفعہ وہ بعد حلقے کے گھر مین
گئے تو اللہ بخش بولا کہ آج ہمسے بڑا قصور ہوا۔ حاجی میان پر ہم سے اونکی لاٹھی گر پڑنے مین کبھی
حلقہ توجہ مین شامل تھا آنے لگا تو لاٹھی دھکے سے گر پڑی اسکی مجھے بڑی ندامت ہے۔ امام الدین
خان نے جواب دیا کہ جب تمکو اونکی اتنی رعایت ہے تو ہماری چچی کو جو اونکی خادمہ ہے کیون ستاتے ہو

بولا کہ ہمنے حاجی میان سے عہد ہے کہ اونکے مریدون کو نہ ستاوینگے مگر یہ عورت تو اونکی مرید نہین ہے
اسکے بعد امام الدین خان مجھے اپنے گھر لے گئے اونکی چچی ہوش مین تھی جھٹ پٹ غسل کر مجھسے
مرید ہوگئی جب مین باہر نکلا اوسی وقت اوسپر غلبۂ آسیب ہوا اور کہنے لگا کہ ہمنے کیا قصور کیا تھا جو
اسکو حاجی میان کا مرید کرا دیا خیر کچھ خوشبو وغیرہ لاؤ ہم جاتے ہین اوسی وقت چلا گیا پھر کبھی
۹۶ نہین آیا (نود و ششم) فرمایا کہ فضل حق جو اولاد شیخ عبدالحق صاحب سے تھے یہان مکہ مکرمہ آئے
تھے اونکے والد منشی برکت اللہ نے میرٹھ سے اونکو خط لکھا کہ تمھارے بھائی پر اللہ بخش گنگوہی
کا اثر ہے حاجی صاحب سے کوئی تعویذ وغیرہ لیکر بھیجدو اونھون نے مجھسے ذکر کیا مین نے اونکو ایک خط
بنام اللہ بخش لکھدیا اور کہا کہ مریض کو مولوی محمد قاسم صاحب سے جو میرٹھ مین موجود ہین مرید
کرا دو تاکہ وہ ہمارے مریدون مین داخل ہوجائین کیونکہ اللہ بخش کا مجھسے وعدہ ہے کہ مین تمھارے
۹۷ مریدون کو نہ ستاؤنگا ہمارا خط دیکھتے ہی چلا گیا (نود و ہفتم) فرمایا کہ یہ مکان بھی جسمین اب مقیم ہون
جنون کا مشہور تھا اہل مکہ اسکو اونکا مسکونہ کہتے تھے لہذا کوئی خریدتا نتھا اسوجہ سے ہمکو ارزان
مل گیا خدا کے فضل و کرم سے ہمکو کبھی نہین ستایا البتہ بعض حجاج کو جو یہان اوتارے گئے کبھی
کبھی کچھ آثار معلوم ہوئے ہین اور مجکو بھی کبھی وقت تہجد کے ایسا معلوم ہوا ہے کہ میرے پیچھے
بہت سے فانوس و شمع رکھے ہین اور میرے ساتھ وہ اہل شمع شریک نماز ہین مگر ایذا کبھی نہین دی
۹۸ (نود و ہشتم) مولوی محب الدین (اور کئی بار مختصرًا حضرت صاحب نے) بیان فرمایا کہ چند سال ہوئے حضرت پیر و مرشد
دام ظلہ حرم شریف مین تشریف رکھتے تھے مین اور مولوی منور علی صاحب اور یحییٰ عبداللہ انصاری خدمت مین حاضر تھے مفتی
قطبی صاحب آئے اور بغیر کچھ کہے آپکا شانۂ مبارک پکڑ کر کہین لیچلے حضرت بھی اوسیطرح ہمراہ ہوگئے اور ہملوگ بھی ساتھ چلے مفتی صاحب
آپکو داؤدیہ مین جہان ترکونکا مجمع تھا اور بڑے بڑے باعزت جمع تھے لیگئے اوس مجمع مین ایک شیخ بہت ہی ضعیف بیٹھے اونھون نے
حضرت کو باکرام تمام اپنے پاس بٹھایا اور حضرت کی طرف متوجہ ہوئے آپنے بھی توجہ کی اتنے مین کسی نے کہا کہ یہ بھی فارسی جانتے
ہین اسلئے آپ فارسی مین کلام کیجیے اونھون نے جواب دیا کہ مجکو بات چیت کی حاجت نہین ہے دس گیارہ منٹ کے بعد وہ شیخ حضرت کے
قدمون پر گر پڑے اور اگلے روز حضرت کے آستانے پر حاضر ہوکر فیضیاب ہوئے اونکا مصطفےٰ آفندی نام تھا اور خدیو مصر
کے متعلقین سے پیر و شیخ تھے عرصہ سے حضرت کی ملاقات کے مشتاق تھے اور بعد ملاقات کیفیت عشق کی ہوگئی

۹۹ (نود و نہم) فرمایا کہ ہمارے ایک یار نے شکایت کی کہ ابتو روتے روتے میری پسلیان
پھٹنے لگی ہین اسکا علاج کیجیے جب اونکی وہ حالت بدل گئی پھر شاکی ہوے کہ میری وہی حالت
عنایت کیجیے ہمنے کہا کہ پھر ہڈیان پسلیان ٹوٹنے لگین گی کہا بلا سے جو مزہ اوس گریہ وزاری مین تھا
۱۰۰ دوسری چیز مین نہین ہے۔ (صدم) رامپور کے ایک رئیس محمد رضا خان و مفتی عبدالقادر
یہان حج کو آئے اور بیان کیا کہ ہمنے قصد حج و زیارت روضۂ مطہرہ کا کیا بہت سے لوگ رامپور کے
تیار ہوے مگر زبانی حجاج کے معلوم ہوا کہ حجاز مین قحط سخت ہے لوٹ بہت ہوتی ہے یہ سنکر
سب نے قصد ملتوی کر دیا۔ محمد رضا نے کہا کہ جب ارادہ فسخ ہو گیا تو مین نے رات کو خواب دیکھا کہ ایک
مجمع مین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین اور مجھسے ارشاد فرماتے ہین کہ حاجی
امداد اللہ و باقی باللہ سے کہدو کہ رامپور کا قافلہ روانہ کردین اور آپ وہان اسی ہیئت سے جیسا
مین اسوقت دیکھتا ہون موجود ہین اور ہاتھ مین ایک باریک عصا جو آپ کے اس عصا سے
مشابہ ہے لیے ہوے لوگون کو گھرونسے نکال رہے ہین دوسری رات کو پھر یہی خواب دیکھا
تب ہم ادھر کو روانہ ہوے اور بخیر و عافیت حاضر خدمت ہوے مفتی صاحب نے بھی ایسا ہی
بیان کیا پھر دونون صاحب داخل سلسلہ ہوے فرمایا کہ وہان لوگ کیا کیا دیکھ رہے ہین اور یہان
خبر بھی نہین ہے میرا نام امداد اللہ ہے شاید امداد الٰہی نے میرے لباس مین اظہار کر کے اونکی
۱۰۱ اعانت کی ہو۔ (صد و یکم) فرمایا کہ ایک بار مین حضرت قطب الدین بختیار کاکی کی قبر شریف
پر تین روز تک مقیم رہا حضرت قطب صاحب کے مزار مقدس سے ایک نور کا ستون نکل کر بلند ہوا
اور حضرت پیر و مرشد کے جاے اقامت (لوہاری) پر جا کر چھپ گیا۔ اور ایک دفعہ باین عنوان بیان
فرمایا کہ حضرت پیر و مرشد کے مزار مقدس پر جا کر غروب ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ حضرت پیر و مرشد تو زندہ تھے
اور اول عنوان فرمایا۔ پھر حضرت قطب صاحب نے مجھسے فرمایا کہ تمھارا مقصود دلی تمکو تمھارے
پیر و مرشد سے ملیگا اور چند باتین کہین۔ فرمایا کہ اس ستون کے نکل کر جانے اور حضرت قطب صاحب کے
۱۰۲ اون کلمات کے کہنے سے چند مسائل حل ہوے۔ (صد و دوم) نفاع بدوی کا قصہ بیان

فرمایا کہ اوسکو مجھسے عقیدت ومحبت تھی جب مدینہ منورہ کو قافلہ جاتا تھا اول وہ میرے احباب کو
لیتا تھا بعدہ دوسرے مسافرون کا تلاشی ہوتا تھا اور صاحب ورد نیک تھا ایک مرتبہ مجھکو
مدینہ طیبہ لیے جاتا تھا اوسنے ایک حدی شروع کی کہ جس سے مجھکو حقیقت حدی کی معلوم ہوئی
اور مجھکو خوب مست کر دیا اور خود بھی مست ہو گیا۔ نزاع کے باہم بدویون مین ایک بار لڑائی ہوئی
اوس کے پانون مین گولی لگ کر اندر رہگئی باوجود دوا علاج کے کئی مہینے تک اچھا نہوا۔ میرے
پاس دعا کو کہلا بھیجا۔ تھوڑے دن بعدہ وہ آیا اور میرا بہت اعزاز واکرام کرنے لگا۔ کبھی دست بوسی
کرتا اور کبھی پابوسی مینے اوس سے اوسکی بیماری کا حال پوچھا جواب دیا کہ جب مجھکو حالت
یاس کی ہوئی تو آپ کی طرف ملتجی ہوا دیکھا کہ آپ نے میرا پیر پکڑ کر دبایا اور گولی کو باہر پھینکدیا
۱۰۳ صبح کو گولی خود بخود نکل گئی۔ (صد و سوم) مین نے (راوی) عرض کیا کہ آپ کی خادمہ
پیرانی صاحبہ سے نقل کرتی ہین کہ ایک بار میرے بھتیجے حج کو آتے تھے آگبوٹ تباہی مین آگیا
حالت مایوسی مین اونھون نے خواب دیکھا کہ ایک طرف حاجی صاحب اور دوسری طرف
حافظ جیو صاحب آگبوٹ کو شانہ دیے ہوے تباہی سے نکال رہے ہین صبح کو معلوم ہوا کہ آگبوٹ
دو دن کا راستہ طے کر کے صحیح وسالم کنارے پر لگ گیا فرمایا کہ مجھکو کیا معلوم فاعل حقیقی خداوند
کریم ہے کیا عجب کہ صحیح ہو دوسرون کے لباس مین آکر خود مشکل آسان کر دیتا ہے اور نام
۱۰۴ ہمارا تمھارا ہوتا ہے۔ (صد و چہارم) فرمایا کہ آج ہمارے گھر مین ذکر تھا کہ ہمارے وطن مین
ایک گھر مین افلاس تھا اونھون نے آپ سے تعویذ مانگا آپ نے اونکو تعویذ عنایت کیا
اوسکی برکت سے چند روز مین اونکی حالت مبدل بہ غنا ہو گئی اونسے کسی دوسرے گھر والون نے
شکایت کی ان لوگون نے اپنا تعویذ دیکر کہا کہ اسکو چند روز اپنے یہان رکھو اونکو بھی خدا نے فراغت
۱۰۵ دی اسیطرح وہ تعویذ کئی جگہ گیا۔ فرمایا کہ مجکو اسکی خبر بھی نہین ہے۔ (صد و پنجم) فرمایا
کہ مکہ معظمہ مین ایک شیخ الائمہ سید اجمل نام تھے اونکا خرچ بہت تھا اور آمدنی کم مجھسے شکایت
۱۰۶ کی مینے کچھ ورد بتا دیا میرے بہت شکر گزار ہوے (صد و ششم) سید احمد نے

مجھسے بیان کیا کہ مینے خواب دیکھا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مخاطب کرکے فرماتے ہین اُنْصُرُونِی وَالنَصرکَ اور مجھسے ارشاد فرماتے ہین کہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر ہندی کے پاس ایک تلوار ہندی ہے تم اوسنے تلوار ہندی لیکر امام مہدی علیہ السلام کے معین وناصر بموجب اونھون نے یہ خواب بیان کیا میرے پاس دو عمدہ تلوارین تھین حاجی عبدالحق کہ ہمارے عزیزو لنسے تھے اور انگریزی سرکار مین اونکو بڑا اعزاز واکرام تھا اونکے پاس عمدہ عمدہ تلوارین تھین اونھون نے دو یا ایک تلوار عمدہ ہمکو ہدیۃً دی تھی مینے بموجب خواب سید احمد کے بذریعۂ مولوی منور علی صاحب تلوار دینا چاہا۔ بلکہ مولوی صاحب میرے پاس سے وہ تلوار اپنے حجرے مین سید احمد صاحب کو دینے کے لیے لیگئے مگر چونکہ اوس زمانے مین کچھ شور وشر ہوگیا تھا اور وہی باعث سید احمد صاحب شامی کے خروج کا ہوا لہذا وہ تلوار اونکو نہین دی گئی

۱۰۷ (صدو ہفتم) آپ نے فرمایا کہ ظاہر مین اول بیعت میری طریقہ نقشبندیہ مین حضرت نصیرالدین صاحب دہلوی خلیفۂ حضرت شاہ محمد آفاق صاحب سے ہوئی اور باطن مین بلاواسطہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح ہوئی کہ مین نے دیکھا کہ حضور ایک بلند جگہ پر رونق افروز ہین اور حضرت سید احمد صاحب شہید کا ہاتھ آپ کے دست مبارک مین ہے اور مین بھی اوسی مکان مین بوجہ ادب کے دور کھڑا ہون حضرت سید صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کے حضور کے ہاتھ مین دیدیا۔

مرویات متفرقہ

۱۰۸ (صدو ہشتم) منشی غیور احمد صاحب رئیس تھانہ بھون کا بیان ہے کہ جب مین دوبارہ مکہ معظمہ حاضر ہوا عزم مصمم تھا کہ اپکی حضرت قبلہ سے عمل تسخیر کا دریافت کرونگا برابر سفر مین یہی خیال رہا جب حاضری کی نوبت آئی بالکل وہ خیال دل سے محو ہوگیا حتّٰی کہ جب جدہ واپس آیا تب وہ بات یاد آئی سُبْحَانَ اللہِ جَاءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ۔

۱۰۹ (صدو نہم) مسمی رجو ساکن جاجمؤ ضلع کانپور کا بیان ہے کہ جب میرے والد حج کے لیے گئے یہان اونکا ارادہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ سے بیعت کرنے کا تھا جب مکہ معظمہ حاضر ہوئے خیال آیا کہ حضرت بھی

شیخ کامل ہین لاکوان ہی سے بعیت کرلین جب حضرت سے درخواست کی حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ تمھارا قلب مولانا کے طرف زیادہ مائل ہے تمکو وہان ہی بعیت ہونا چاہیے (حصہ دہم) 110
جب مین اول بار مکہ معظمہ حاضر ہوا اوس سفر مین مولوی قاضی محمد محمود صاحب خلف مولانا
شیخ محمد صاحب اور دوسرے اہل وطن بھی تھے قافلے مین ایک بزرگ قصبہ بگہرہ ضلع
مظفرنگر کے رہنے والے جنکے ہمراہ دو عورتین عجوزہ تھین بوجہ معمر وضعیف ہونیکے مدینہ طیبہ
نہ جاسکے اور غالبًا ایک عورت کا انتقال ہوگیا ہم لوگون کے واپس آنے تک وہ مع دوسری
عورت کے جدہ چلے گئے وہان ایسا اتفاق ہوا کہ جہاز مین وہ بزرگ سوار ہوگئے اور وہ بی بی
سوار نہ ہوسکی کہ جہاز کھل گیا جو شخص اون بزرگ کو سوار کرنے گئے تھے وہ نہایت ثقہ مولوی
آدمی تھے وہ اوس بی بی کو لیکر واپس مکہ معظمہ آئے واپسی کے وقت ہم لوگونکو یہ قصہ
معلوم ہوا ظاہر مین لوگون کو مولوی صاحب پر شبہہ فاسد ہوا کہ ان بڑہی بی کی سازش سے بڑے
میان کو کہین تلف کردیا اور مال و دولت پر قابض ہوگئے اون سے جو سوالات کیے گئے
بوجہ خالف اور بھولے ہونے کے پریشان جواب دیتے تھے اس سے اور بھی وہ گمان
پختہ ہوا غرض سبکا ارادہ ہوا کہ ان پر عدالت مین دعوٰی کیا جاوے مولوی محمد محمود صاحب
کا بیان ہے کہ صرف حضرت صاحب اون مولوی صاحب کی تصدیق کرتے تھے اور بڑے
میان کی بمبئی مین ملنے کی امید دلاتے تھے آخر ایسا ہی ہوا کہ بمبئی مین صحیح و سالم ملے۔
(حصہ یازدہم) شیخ قادر بخش تھانوی مرحوم کے دختر کا کہ حضرت سے بعیت بھی تھی بیان ہے 111
کہ جب ایام غدر مین اون کے والد پر جرم قائم ہوا اور مقدمہ عدالت مین تنقیح ہونے لگا
مین بہت پریشان تھی اور حضرت ہجرت فرما چکے تھے مجکو نماز کے بعد وظیفہ پڑھنے مین
ایسا معلوم ہوا کہ سامنے ایک دروازہ ہے اور اوسمین حضرت صاحب کھڑے فرماتے
ہین کہ حزب البحر کیون نہین پڑھتی بعد افاقہ کے مین نے پرہیز کے ساتھ اوسکی زکوٰۃ
دے دی اور اوسمین بعض امور عجیب و غریب معلوم ہوئے ادھر فراغت ہوئی اور ادھر

112 مقدمہ سے برارت ہوئی (صد و دوازدہم) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواڑمی کا
بیان ہے کہ ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ درمیان زمین و آسمان کے ایک ترازو
ہے جس کی ڈنڈی پر لکھا ہے (حاجی امداد اللہ قطب مکہ) راقم نے کہا میرے
نزدیک میزان کے دو پلون سے اشارہ ہے حضرت کے جامع شریعت و عشق ہونے
کی طرف بقول شخصے ؎ بر کفے جام شریعت بر کفے سندان عشق ✤ ہر ہوسناکے
113 نداند جام و سندان باختن ✤ ۔ (صد و سیزدہم) استاذی حضرت مولانا محمد یعقوب
صاحب کا بیان ہے کہ ایک بار مجکو کسی امر مین تردد تھا مین نے اپنے سر کی طرف سے
حضرت صاحب کی آواز سُنی کہ اس کام کو یون کرلو ارشاد فرماتے تھے کہ حضرت کو
اطلاع نہین تھی کسی ہاتف غیبی کی آواز تھی جو بوجہ اُنس کے مرشد محبوب کی آواز
کے مشابہ کرکے سُنائی گئی یہ تشابہ بھی کرامت عند اللہ ہے جیسا مقدمہ مین بیان
114 ہو چکا۔ (صد و چہاردہم) انوار العارفین مین ہے کہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو
جبہ شریف نبوی جو قصبہ جلال آباد مین ہے پہنے دیکھا تعبیر اسکی ظاہر ہے کہ حضرت
115 صاحب کے کمال اتباع سنت و خلافت مطلقہ کی طرف اشارہ ہے۔ (صد و پانزدہم)
ایک بار حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ حرم شریف مین تین سو ساٹھ اولیاء اللہ
رہتے ہین مین نے عرض کیا کہ حضرت اون کو پہچانتے ہین ارشاد فرمایا ہان بعضون کو
116 تو پہچانتا ہون ولی را ولی می شناسد۔ (صد و شانزدہم) کانپور کے ایک مدرسے
کے مہتممین نے مدرسہ جامع العلوم کو اپنے مدرسے کے متعلق کرنے کی کوشش کی
یہ خبر مکہ معظمہ بھی پونہچی مین اوس وقت وہان حاضر تھا حضرت صاحب نے
ارشاد فرمایا کہ اس مدرسے مین کسی طرح کا تغیر و تبدل نہ کرنا کسی مدرسے کے متعلق
کرنا اور اوس دوسرے مدرسے کا نام لیا کہ چند روز کے بعد خود اوس
مدرسہ کے مدرس وہان رہینگے چنانچہ بہت تھوڑے روز گذرے تھے کہ وہ بزرگ حضرت صاحب

کے اشتیاق زیارت مین مکہ معظمہ تشریف لگئی (صد و ہفدہم) حافظ محمد امیر صاحب تھانوی مرحوم کی 117
ہمشیرہ کہ قرابت مین حضرت صاحب کی بھانجی ہوتی ہین بیان کرتی ہین کہ میری اکثر عادت
تھی کہ حضرت صاحب کے ساتھ کھانا کھاتی ایکبار مہمانون کی وجہ سے حضرت کو گھر تشریف
لانیمین دیر ہو گئی مین نے دل مین یہ ضد باندھی کہ تنہا ہرگز کھانا نہ کھاؤنگی آخر ظہر کے بعد پلاؤ
زردہ ہاتھ مین لیے ہوئے اور عتاب فرماتے ہوئے تشریف لائے کہ یہ کیا دیوانگی کی باتین
ہین کہ تنہا نہ کھاؤنگی پھر ساتھ بٹھلاکر کھلایا (صد و ہجدہم) اونھین کا بیان ہی کہ جب 118
مین بیوہ ہوئی اسقدر رنج ہوا کہ نوبت بجنون پہونچنے کو ہو گئی حضرت صاحب نے پانی دم
کرکے پلایا فوراً سکون ہو گیا (صد و نوز دہم) اونھین کا بیان ہی کہ ایکبار مولوی 119
انصار علیصاحب انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ تھانہ بھون تشریف لائے حضرت صاحب نے گھر
مین اونسے شب کو وعظ کہلایا حضرت صاحب کے ایک عزیز نہایت سخت مزاج اور جاہل
آدمی تھے اونکو گھر مین وعظ ہونا ناگوار گذرا اور اونھون نے اس معاملہ مین حضرت صاحب
کے روبرو بہت زبان درازی کی اوسوقت تو حضرت صاحب خاموش ہو گئے صبح کے وقت
گھر مین کھانیکے واسطے تشریف لائے کھانا شروع کیا کھانے مین رات کی بات یاد آئی اور
کسیقدر غصہ آیا اور ناخوش ہو کر فرمایا کہ اس بستی پر بہت جلد تباہی آنیوالی ہے پندرہ روز شاید
گذرے ہونگے کہ غدر کا اثر وہان پہونچا ۔ ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد ۔ تا دل صاحبدلی نامد بدرد
(صد و بستم) اونھین کا بیان ہے کہ ایکبار مین حضرت صاحب کے گھر تھی دفعۃً اینٹین 120
برسنا شروع ہوئین گھبراکر حضرت صاحب کو اطلاع کی آپنے ہنسکر فرمایا کہ میان علی بخش ہونگے
(یہ ایک جن ہے جو اوس مکان مین رہتا تھا) مین منع کیے دیتا ہون اور آپنے باواز بلند
فرمایا کہ میان یہ کیا واہیات ہنسی ہے دیکھو لڑکیان ڈرتی ہین یہ فرماتے ہی فوراً بند ہو گئین
(صد و بست و یکم) مسماۃ رحیمن لکھنوی جو سفر حج مین ہمیرے ہمراہ تھی اور حضرت سے 121
بیعت بھی ہے وقت رخصت مکہ معظمہ کے اسوجہ سے پریشان تھی کہ جس جہاز کی خبر پا کہ ہم لوگ

چلے تھے اوسکا کرایہ ادنی درجہ کا بیس روپیہ تھا اور اوسکے پاس کل پانچ روپیہ موجود تھے
اور پیچھے رہجانا بھی اوسکو کسیطرح گوارا نتھا آخر اونسے حضرت صاحب سے عرض کیا ارشاد ہوا
کہ جاؤ کیا عجب ہی کہ کرایہ ارزان ہوجاوے جب وہ دولتخانہ کے اندر حاضر ہوئی تو حضرت
پیرانی صاحبہ نے اوسکو ایک روپیہ عنایت کیا کل چھہ روپیہ ہوگئے جب مین رخصت کے وقت
قدمبوس ہوا دو روپیہ حضرت صاحب نے مجکو مرحمت فرمائے کہ اپنی ماما کو دیدینا جب
جدہ پہونچے معلوم ہوا کہ ایک دوسرا جہاز بھی آیا کھڑا ہے دفتر مین ٹکٹ خریدنے کیلے
لیے گئے ادنے درجے کا کرایہ پورے آٹھہ روپے قرار پائے دو روپیہ دینے مین یہ
۱۲۲ حکمت تھی اور پیشین گوئی ارزانی کرایہ کی اسطرح ظہور مین آئی (صدونسبت ودوم) میرے
گھر مین کا بیان ہے کہ میری نسبت حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بھائی یہ تو ہمارے
یہان سے ایک بات لیچلی ہے کہ (آیا اوڑایا) فی الواقع اوسوقت سے اسوقت تک
۱۲۳ نہ تنگی ہوئی اور نہ جمع ہوا (صدونسبت وسوم) منشی عبدالرزاق صاحب مرحوم تھانوی کی
دختر کا بیان ہے کہ جب مین حج کے لیے حاضر ہوئی اور اونکی غیبت مین منشی صاحب موصوف
کا انتقال ہوگیا حضرت صاحب بار بار ایسے اشارات مین کہ قریب بصراحت تھے
اونکے انتقال کی خبر بیان فرماتے تھے اور اون الفاظ سے شبہ وتعجب پیدا ہوتا تھا آخر
۱۲۴ واپسی کے بعد معلوم ہوا (صدونسبت وچہارم) اس حقیر کی نسبت ارشاد فرمایا کہ دیکھو تمکو
غلبہ ہوگا عجلت مت کرنا واپسی کے بعد فی الواقع ایسی حالت ہوئی کہ زندگانی دشوار
۱۲۵ تھی (صدونسبت وپنجم) اوس غلبہ اور پریشانی کی اطلاع جب حضور مین گئی حضور
نے ایک حاجی عالم کے ہاتھ ایک والانامہ اور ایک مختصر پیام زبانی بھیجا جسکے دیکھتے
اور سنتے ہی انشراح ہوگیا واقعی ؎

دست پیر از غائبان کوتاہ نیست ٭ دست او جز قبضۂ اللہ نیست

۱۲۶ (صدونسبت وششم) ایکسال سے کچھ زائد ہوا کہ ایک سخت حالت نے گھیرا جسکی سختی کا مین بیان نہین کرسکتا

آخر بذریعہ عریضہ حضور مین عرض کیا گیا ارشاد فرمایا کہ گھبراو نہین سب سے پار ہو جاؤ گے اس پیشینگوئی
کا یہ ظہور ہوا کہ حضرت صاحب کے خلیفہ اعظم و نائب افخم حکیم الامہ کاشف الغمہ حضرت مولانا الحاج
الحافظ المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی دامت برکاتہم نے خاص توجہ اس نالایق کی حالت
پر فرمائی جس سے بفضلہ تعالے اوس بلا سے نجات ہوئی ہرچند کہ یہ امور قابل اظہار نہ تھے مگر بغرض
اظہار کرامت و ادائے شکر حضرت صاحب و مولانا صاحب کے حیز تحریر مین لایا کہ حدیث مین ہے
من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ تعالی حضرت قبلہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے 127
بزرگو نکا یہ طریقہ نہین رہا کہ اونکی سوانح عمری اونکی حالت حیات مین لکھی جاوین انتہی۔ حضرت قبلہ
کے اس ارشاد کا یہ ظہور ہوا کہ باوجودیکہ یہ مضامین بہت روز سے جمع تھے مگر باوجود اہتمام و توجہ تام
کے نوبت ترتیب و اشاعت کی نہ آئی اور بعد انقضای حیات ظاہری ایک ہفتہ سے کم کم مین یہ رسالہ
مرتب بھی ہو گیا اور چھپ بھی رہا ہے واقعی ہے ؏ تو چنین خواہی خدا خواہد چنین ٭ میدہد حق آرزوے
متقین ٭ **تنبیہ** بوجہ عجلت طبع کے حضرت صاحب کے بہت سے مخصوصین سے نوبت دریافت
کرنے حالات بابرکات کی نہین آئی کیا عجب ہو کہ طبع ثانی کے وقت اسکا موقع ہاتھ آجاوے۔
ناظرین رسالہ سے بھی امید ہے کہ اگر اس قسم کے حالات جو بذریعہ ثقات یا مشاہدہ معلوم ہوئے ہون
اس احقر کو بذریعہ خط مطلع فرماوین انشاء اللہ تعالی آیندہ وہ بھی شامل کردیے جاوین گے۔

خاتمہ مختصرہ متضمنہ وصال آن عاشق ذوالجلال والجمال

حضرت قبلہ کی کچھ عمر زائد نہتی کل چوراسی سال تین مہینے بیس روز کا سن شریف تھا
مگر کچھ خلقۃً ضعیف خفیف اللحم تھے اوسپر مجاہدات و ریاضات و تقلیل طعام و منام پھر ہجوم خواص و عوام
اور سب سے بڑھکر عشق حسن ازلی جو استخوان تک کو گھلا دیتا ہے ان اسباب سے آخر مین اسقدر
ضعف ہو گیا تھا کہ کروٹ تک بدلنا دشوار تھا کھانا پینا بار تھا مگر دل عشق منزل ہر وقت نشہ لقاء
مین سرشار تھا۔ اسی مین اسہال شروع ہو گیا مگر نظافت و لطافت و استقلال و استقامت و شفقت

بحال تربیت طالبان خدا مین ذرہ برابر فرق نہ آیا تھا۔ آخر ضعف زائد ہوتا گیا حتی کہ بارہ یا تیرہ جمادی الاخری ۱۳۱۷ھ روز چہارشنبہ وقت اذان صبح اپنے محبوب حقیقی سے واصل ہوئے اور جنت المعلی (مقبرہ اہل مکہ) مین ہم پہلو مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر کے رکھے گئے انا للہ و انا الیہ راجعون واقعی یہ ہے کہ ایسا شیخ کامل مکمل کسی نے کم دیکھا ہوگا۔ اللھم ارفع درجتہ فی اعلی علیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین اللھم لاتحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ آمین یارب العالمین۔ حقیر نے ایک مختصر مادہ تاریخیہ کہا ہے حجی دخل الخلد ۱۳۱۷ھ کہ قول اولیاء اللہ لایموتون سے مستنبط ہے حضرت صاحب کے ایک خلیفہ عالم رویا مین مشرف بہ زیارت ہوئے اسطرح کہ کوئی مقام نہایت بلند مثل ٹیلہ کے ہے اوسپر ایک سفید خیمہ کھڑا ہے جسمین حضرت رضی اللہ عنہ رونق افروز ہین اور خطاب کرکے فرماتے ہین کہ

آئینۂ ہستی چہ باشد نیستی نیستی بگزین گر ابلہ نیستی

سبحان اللہ۔ اس خواب مین حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے علو مقام و قرب تام پر کئی وجہ سے دلالت ہے۔ اول مقام کا بلند ہونا کہ مطابق آیہ ورفعناہ مکانا علیا و حدیث کثبان مسک کے رفعت مرتبہ کی طرف اشارہ ہے دوم خیمہ مین ہونا جو حسب آیہ حور مقصورات فی الخیام نعیم جنت سے ہے سوم خیمہ کا سفید ہونا کہ احب الالوان البیاض اوبحوہ وارد ہے و نیز لباس سفید موافق حدیث صحیح ورقہ کے علامت جنتی ہونیکی ہے چہارم تعلیم و تلقین فرمانا کہ اشارہ ہے طرف مقبولیت شان ارشاد حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے پنجم معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رض کو بدولت اس ہستی و نیستی کے خاص مشرب و مذاق حضرت رض کا تھا جیسا اہل مشاہدہ پر مخفی نہین بڑی دولتین ملی ہین اسی لیے اسطرف مخاطب کو متوجہ فرمایا ششم مثنوی شریف کی مضامین مین (کہ حسب قول اہل حقیقت کے معنی کلام حق ہے) آپکی روح مطہر کا مستغرق و مشغول ہونا دلیل مناسبت روحانی مولوی معنوی رح ہے اور حسب آیہ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ الخ دلیل قرب الٰہی ہے ہفتم حضرت رضی اللہ عنہ کی شفقت و توجہ اپنے خدام کی طرف کہ موقوف ہر حصول اطمینان و سکون پر جس سے ظہور مضمون لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کا بخوبی ہوتا ہے اور

اس سے افاضۂ برزخیہ کی تائید بھی ہوتی جسکا محققین اثبات کرتے ہین ایسا ہی خواب ویا صالحہ کہلاتا ہو جسکے باب مین ارشاد نبوی ہو یراہا المسلم او تری لہ والحمد للہ تعالی علی ذلک بس رسالہ ہذا کو دعا پر ختم کرتا ہون کہ اگر اس رسالہ مین کوئی ظاہری غلطی ہو یا باطنی فساد نیت ہو تو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے معاف فرمائیے اور اپنے بندون کے پاؤن کی خاک ہونا نصیب کیجئے اور اس پر خاتمہ کر دیجئے۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

مقام کانپور ۲۳۔ رجب ۱۳۱۷ھ

نقل سوال جناب شیخ محمد اصغر علی صاحب بلفظہ

شمائم امدادیہ صفحہ (۱۱۰) فرمایا کہ عذاب و ثواب اس جسم پر نہین ہے بلکہ جسم مثالی پر کہ خواب مین نظر آتا ہے ہوگا و نیز روح و جسم انسانی پر کہ ایک تجلی حق ہے عذاب ہوگا اس عبارت کے معنے واضح تر تحریر فرمائیے۔ فقط

جواب از حضور اقدس مولانا و مقتدانا و مرشدنا مولوی حاجی قاری حافظ شاہ محمد اشرفعلیصاحب بسط اللہ تعالی ظلہم العالی بالفیوض والمواہب

از محمد اشرف علی عفی عنہ بخدمت مخدومی و مکرمی جناب شیخ اصغر علیصاحب سلمہم اللہ تعالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مین چار روز یہان تھا نہین کل آیا تو عنایت نامہ سے مشرف ہوا آخر جواب جو بضرورت واقع ہوئی معاف فرمائیے اس عبارت مین بعض الفاظ اصطلاحی ہین اول وہ معلوم ہونا چاہیے پھر عبارت خود حل ہو جاویگی۔

اول جسم مثالی

یہ بات اہل کشف کو مشاہدہ سے معلوم ہوئی ہو اور قرآن و حدیث کے بیشمار مواقع سے اسکی تائید بھی ہوتی ہو کہ علاوہ دو مشہور عالم دنیا و عقبے کے تیسرا ایک عالم اور ہو اوسکو عالم مثال کہتے ہین اور وہ کسیقدر اس عالم شہادت کے مشابہ ہو اور کسیقدر عالم غیب کے گویا دونون عالم کے درمیان ایک برزخ ہو اور جتنی چیزین اس عالم مین موجود ہین اون سبکی نمونے اوس عالم ثالث مین موجود ہین اسیواسطے اوسکو عالم مثال کہتے ہین اوسکا پورا انکشاف تو زور باطن سے ہوتا ہو مگر عوام کو کسیقدر اوسکا کشف خواب مین ہوتا ہو چنانچہ بعض اوقات آدمی دیکھتا ہو کہ مین کلکتہ گیا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ وہان کیا چیز گئی اگر کہا جاوے کہ یہ جسم ظاہری گیا تو غلط ہو کیونکہ یہ تو بستر پر پڑا ہو اگر کہا جاوے کہ روح گئی ہو تو بھی صحیح نہین کیونکہ اس شخص نے یہ نہین دیکھا کہ روح گئی ہے بلکہ جسم کو دیکھا ہو کہ چلتا ہو پھرتا ہو کھاتا ہو پیتا ہے مارتا ہو پیٹتا ہو کسی سانپ نے کاٹ لیا کسی شیر نے حملہ کیا۔ اور روح ان چیزون سے بری ہو نہ روح کے ایسے آنکھ کان ہاتھ پاؤن مین غرض یہ تمام مجموعی حالت روح کی نہین ہو پھر جب وہ یہ جسم ہوا نہ روح اور شکل تمام تر جسم کی ہو پس معلوم ہوا کہ ہو تو جسم مگر کوئی نیا جسم ہو بس وہی جسم مثالی ہو اسی طرح ہر چیز کا نمونہ وہان موجود ہو کبھی تو وہ نمونہ بالکل اسی چیز کی شکل و صورت پر ہوتا ہو جیسا مثال مذکور مین اور کبھی ہیئت و وضع مین فرق ہوتا ہے مگر معنوی مشابہت ہوتی ہو جیسے حدیث شریف مین آیا ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مین نے خواب مین دودھ پیا اور بچا ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو دیا صحابہ نے عرض کیا کہ پھر اسکی تعبیر کیا ہے فرمایا کہ علم دین سو علم دین کی شکل عالم مثال مین مشابہ دودھ کے ہو سو دیکھیے صورت مین تفاوت ہو مگر معنی تشابہ ہو کیونکہ دودھ بھی ایک چیز کثیر النفع ہے اسی طرح علم دین بھی جو شخص ان نمونون کو سمجھنے لگتا ہو وہ اعلی درجہ کا معبر ہوتا ہو۔ ابن سیرین کو اسی عالم مثال کا کشف تام تھا حقیقت ہے عالم مثال و جسم مثالی کی

دوسرا لفظ اصطلاحی روح اعظم ہے

جسکو تجلی حق کہا گیا ہے۔ اسکی پوری حقیقت بیان کرنا مجھ نا اہل کی کیا مجال ہو مگر ذرا سا اسقدر ضروری سمجھکر عرض کرتا ہون کہ جسقدر مخلوقات کی انواع عالم سفلی مین پائے جاتے ہین ہر نوع کا ایک ایک مربی عالم علوی مین مقرر ہے اور وہ مربی ملائکہ ہین مثلاً پہاڑون کی حفاظت اور تربیت جس فرشتہ کے متعلق ہے وہ اسکا مربی ہے اور ملک الجبال کہلاتا ہے اسی طرح ہر چیز کو سمجھ لیا جاوے حکمای اشراقیین ان ملائکہ کو رب النوع اور رب الطلسم کہتے ہین۔ شریعت مین رب کہنا مخلوق کو خلاف ادب ہے اسلیے ملک الجبال ملک الریاح وغیرہ کہتے ہین جب یہ بات ذہن نشین ہو گئی تو خیال فرمایئے کہ اس عالم مین جتنے انسان موجود ہین اور ہر ایک مین ایک ایک روح ہے ان سب ارواح کا کوئی مربی موافق قاعدہ مذکورہ کے عالم علوی مین ہوگا اوسکو ملک الارواح کہنا مناسب ہے صوفیہ اوسکو روح اعظم کہتے ہین۔

تیسرا لفظ اصطلاحی اس عبارت مین تجلی ہے

تجلی کہتے ہین ظہور کو سو ہر مصنوع چونکہ اپنے صانع کا ظہور ہے کیونکہ عمارت سے معمار کے وجود کا پتہ لگتا ہے کتاب نے کاتب کے وجود پر دلالت کر رہی ہے اسکو ظہور کہا جاتا ہے اس لیے ہر مصنوع اپنے صانع کی تجلی ہوئی اس بنا پر تمام مخلوقات تجلی خالق کی ہین مگر عالم کثیف کو تجلی حق کہنا کسیقدر سوء ادب تھا اسلیے عالم لطیف کو اکثر تجلی حق کہدیا جاتا ہے سو روح اعظم جسکے معنی اوپر گذر چکے چونکہ عالم علوی مین ہے اس لیے تجلی حق کہنا اسکو زیبا ہوا جب تینون الفاظ حل ہو گئے اب معنی عبارت کے صاف ہین کہ عذاب و ثواب نہ تو اس جسم پر ہے کیونکہ بعد مرنے کے اگر اس جسم کو خاکستر کر دیا جاوے تو چاہیے کہ عذاب سے بچ جاوے حالانکہ اوسوقت بھی عذاب ہوتا ہے یا اس جسم کو ہم اپنے روبرو رہنے دین اور قبر مین دفن نکرین تو ظاہر ہے کہ یہ جسم تو حفاظت سے رکھا ہے نہ زمین اسکو دبا رہی ہے نہ سانپ بچھو اسکو لپٹ رہے ہین اور اسی بنا پر ملحدین نے عذاب قبر کا انکار کر دیا ہے سو اسکا یہی جواب ہے کہ عذاب جسم مثالی پر ہوتا ہے اس جسم کو چاہے کچھ ہی کر دیا جاوے اور زمین اسکو دباتی ہو اور سب معاملہ اوسی کے ساتھ ہوتا ہے اب کچھ بھی اشکال نہین اگر روح اعظم کی حقیقت جب معلوم ہو گئی کہ فرشتہ ہے ظاہر ہے کہ عذاب و ثواب سے اوسکو کیا علاقہ پس انسان کے متعلق دو جسم ہوئے اور دو روح۔ ایک جسم خاکی دوسرا جسم مثالی۔ اور ایک روح بدنی دوسری روح اعظم سو ایک جسم اور ایک روح تو عذاب و ثواب سے بری دوسری روح اور جسم عذاب مین مبتلا۔ مگر اس قدر عذاب ہونا صرف عالم برزخ مین ہے کیونکہ جسم مثالی عالم برزخ کی موجودات مین سے ہے اور آخرت مین چونکہ یہی جسم خاکی دوبارہ درست ہو جاویگا اوسوقت عذاب و ثواب اسکے متعلق ہو اور روح اعظم اوسوقت بھی پاک ہے علم ناقص کے موافق عبارت مذکورہ کے متعلق عرض کیا گیا ہے خدا جانے کیا صحیح ہے کیا غلط۔ جو کچھ صحیح ہو اللہ تعالے قبول فرماوے اور جو غلط ہو معاف فرماوین۔ آپ بھی میری تحقیق پر کہ مجموعہ خیالات پریشان کا ہے وثوق نہ فرماوین محض آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ والسلام

سرمد گلہ اختصار می باید کرد
یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن برضاے دوست می باید داد
یا قطع نظر زیار می باید کرد